بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دوستان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ — بروز جمعرات

آن مسیح و مہدی آخر زمان

قیمت از معاونین ۔ قادیان میں ہے

جلد (۷)

مورخہ ۱۹ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر ۳ — کورنٹ

سرچو گوئم بازگرانی چہادر قادیان بینی — فی پرچہ ۲ / ر

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — اسسٹنٹ ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

مسیح شفا بینی غرض دار الامان بینی

نوٹ

اس صفحہ میں دس شرائط بیعت اور نظم بھی لکھی جایا کریگی ۔ لیکن پہلے کی طرح ہر ہفتہ میں نہ ہوگی ۔ ایڈیٹر

شکر و شکوہ

اخبار کو ہفتہ میں دو بار کرنے کی تجویز پر اور اس میں دنیوی اخبار کے لئے چار صفحات خاص کرنے پر اور اس طرز کا نمونہ کا اخبار ۲۶ دسمبر کا دیکھ کر جس قدر خوشنودی اور مبارکباد کے خطوط ہمیں پہونچے ہیں اور جس قدر دوستوں نے اخبار کیواسطے پوری قیمت بلکہ معاونین کی قیمت ادا کر دینے کا وعدہ کیا ہے اور جس قدر احباب نے ۲ جنوری کا اخبار بذریعہ وی پی وصول فرمالیا ہے ۔ ہم ان کا بہت ہی شکر گزار ہوں ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے ۔ اگرچہ اخبار کے ہفتہ میں دو بار کرنے کیواسطے بہت سے ناامیدی کے خطوط آئے تھے تاہم بعض بزرگ دوستوں کی رائے سے سردست اخبار کو ہفتہ وار ہی رہنے دیا گیا ۔ یہ تو شکریہ ہے ۔ لیکن ان ناظرین پر ہمارا شکوہ ہے ۔ جنہوں نے وی پی واپس کر کے ادارہ کو نقصان پہنچایا ہے ۔ تین ہفتے پہلے سے اطلاع ہو گئی تھی کہ اخبار وی پی ہوگا جن دوستوں نے خط لکھے کہ ہمکو وی پی نہ کیا جاوے ان کو نہیں کیا گیا مگر تعجب ہے کہ بعض دوستوں نے یہ تو گوارا کیا کہ ایک کارڈ لکھدیں کہ ہمکو وی پی نہ کرو اور نہ وی پی وصول کیا گو ممکن ہے کہ کثرت کام کیوجہ سے کسی کے نام غلطی سے بھی وی پی ہو گیا ہے مگر ایسے واقعات شاذ و نادر ہوتے ہیں امید ہے کہ جو دوست نے وی پی واپس کرنے میں وہ اس ہرجانہ کے ذمہ داری ہم اٹھائیں گے ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

ساکنان افغانستان — گلا خان ۔ سعدالدین ۔ شریف خان ۔ امین خان

جنت خان ۔ سلیم خان ۔ نور محمد خان

امیراللہ ۔ حجت بی بی ۔ خیال بی بی

دریس بی بی ۔ سلطان بی بی ۔ گل عنوشہ

عقلمند ۔ خیالو ۔ سید بانو ۔ لعل بانو

شیرین خان ۔ جمعہ خان ۔

اسد رکھا ساکن نگرانہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

غلام علی نمبردار ولد نذر بخش چک نمبر ۸۶ اصل گجرات

عبدالغفار ولد عبدالوہاب بٹ سکنہ جلال پور جٹان ضلع گجرات

احمد خان سفید پوش ولد دولند خان سکنہ کہوکر ضلع گجرات ۔

محمد خان ولد احمد " " "

کرم الٰہی ولد کالو سکنہ گوجرات خاص

عطا محمد ولد ستھے خان سکنہ اٹھور ضلع لودیانہ ۔

چوہدری محمد خان ولد علی محمد سکنہ جہور گوٹلی ضلع سیالکوٹ ۔

نبی بخش ولد مولا داد سکنہ جہورگوٹلی سیالکوٹ

محمد اشرف ولد فتح محمد " " "

عبدالقدوس ولد عبدالغنی سکنہ داتہ ہزارہ

چراغدین ولد محمد امیر سکنہ کہارہ گورداسپور

دین محمد ولد عمرالدین سکنہ ہرچوال امرتسر

رحیم بخش ولد غلام نبی سکنہ بہادل پور

چوغطہ ولد غلام سکنہ زیرہ ضلع فیروزپور

قادر بخش ولد یوسف " " "

بوٹے خان " " "

فضل الٰہی سکنہ بیل ونڈ " " "

امام الدین ولد گھسیٹے خان سکنہ پرکوٹ رندہاوا ۔ ضلع گورداسپور

محمد بخش ولد گجو خان سکنہ رائے پور ضلع ہوشیارپور

شیر محمد سکنہ تلونڈی راہان ضلع گورداسپور

حیات محمد ولد کرم بخش سکنہ پرکوٹ رندہاوا ضلع گورداسپور

عاقل شاہ ولد سکندر شاہ سکنہ کالا افغاناں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

چراغدین سکنہ ڈہو وال لاہور

فضل حسین ولد غلام احمد سکنہ تلے کے ضلع گوجرانوالہ

چودہری تاج محمد نمبردار جٹ سکنہ جہور گوٹلی تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ ۔

محمد ایوب شاہ ولد سید سرور شاہ ۔ مانہ ضلع ہزارہ

عبدالقدوس ولد عبدالوہاب سکنہ رشن نگری کشمیر

محمد خلیل ولد عبدالوہاب سکنہ رشن نگری کشمیر

حسن شاہ ولد حسین شاہ سکنہ گنبھایان ضلع سیالکوٹ

غلام حسن ولد حاکم علی سکنہ شاہ پور ضلع شاہ پور

حسینا ولد دوڈے والا سکنہ انبالہ

گہنا ولد لقمان سکنہ وارہان والی ضلع گوجرانوالہ

ڈاکٹر عبداللہ خان سکنہ شیخ پور ضلع گجرات

فضل دین ولد امام شاہ صاحب سکنہ سیکوان ضلع گورداسپور

عیدا ولد رحیم بخش سکنہ گھٹے کی ضلع گورداسپور

نبی بخش ولد سکندر خان سکنہ گڑہ شنکر ضلع ہوشیارپور

بدر بخش ولد سوہنے خان " " "

مہرالدین ولد اسمٰعیل رنگریز سکنہ بنگہ ضلع جالندہر

عطا محمد ولد مولا بخش سکنہ گڑہ شنکر

شرح قیمت اخبار بدر

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

بڑے دنوں میں مسیح کا نام نہ لو

اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۱۱ء خبر دیتا ہے کہ شہر نیویارک کے سرکاری مدارس میں ہمیشہ اساتذہ اور طلبار کرسمس کے بڑے دنوں کی آمد سے کئی ماہ پہلے سے طیاریاں کرتے تھے۔ کہ کرسمس کے دنوں میں یسوع مسیح کی پیدائش کے دن کی خوشی میں کون کون سے گیت گائے جائیں گے۔ اور کیا کیا ایکٹنگ بھی جاوینگی مگر اس دفعہ سرکاری مدارس کے میوزیکل ڈائرکٹر صاحب بہادر فرینک آر رکس نے حکم نافذ کر دیا تھا۔ کہ سرکاری مدارس میں کہیں یسوع مسیح کا گیت نہ گایا جائے اور نہ کوئی مذہبی ذکر ہو۔

وجہ اس کی یہ بیان کی جاتی ہے کہ سب پبلک کے خیالات مسیحی مذہب کے مطابق نہیں ہے اور بعض کیواسطے یہ امور رنجیدہ ہوتے ہیں۔ نیویارک میں صرف ایک مذہب عیسویت نہیں بلکہ خیالات بہت سے مختلف اقسام کے ہیں الغرض سب میں دجال خود بخود ہر جگہ پگھل رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

کیا یسوع کی ڈاڑھی نہ تھی

مشہور علمی میگزین بشریری ڈائی جسٹ میں ایک مضمون نکلا ہے کہ جرمن کے آرٹسٹ محققین کی یہ رائے قرار پائی ہے کہ ان کے خداوند مسیح ڈاڑھی نہ رکھا کرتے تھے اور بے ریش رہتے تھے۔ آجکل کے ڈاڑھی منڈوں کیواسطے خداوند کے نام پر ڈاڑھی منڈانے کی ایک اچھی تجویز نکل آئی ہے۔ یورپ کے لوگ بھی کیسے بے باک ہیں۔ اپنی خواہشات کے مطابق ایک کام کرتے ہیں پھر اس تلاش میں لگتے ہیں۔ کہ اُسے مذہب عیسوی کے بانی کی طرف منسوب کریں۔

ڈوئی کا سنگ لحد

ڈوئی کی قبر پر جو پتھر لگایا گیا ہے۔ اُس پر اس کے بیٹے نے صرف الفاظ جان الیگزنڈر لکھوائے ہیں۔ پورا نام نہیں لکھوایا اور نہ اس کے نام کے ساتھ نبی کا لفظ لکھا گیا ہے۔ جیسا کہ وہ اپنی زندگی میں لکھا کرتا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی آخر زندگی میں عوام نیز اور بالخصوص اس کے بیٹے کے دل پر یہ یقین جم گیا تھا۔ کہ اس کا یہ دعوے نبوت جھوٹا تھا۔ ابھی ڈوئی زندہ تھا۔ جب کہ میں نے اس کے بیٹے کے نام کئی ایک خطوط لکھے تھے۔ جن میں اس کو یہ سمجھایا تھا۔ کہ تمہارے باپ کا انجام (مطابق پیشگوئی مسیح موعود) کیا ہونیوالا ہے۔ بہتر ہے کہ تم اس کے ساتھ کو چھوڑ دو۔ بیٹے نے آخر وقت اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا باقی رہی یہ بات کہ ڈوئی کا لفظ کیوں قبر پر نہیں لکھا گیا اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ ڈوئی ایک خاندانی نام تھا۔ جو اصل میں اس کے باپ کا نام تھا اور یہ بات ظاہر ہو چکی تھی کہ یہ شخص اپنے باپ کا نطفہ نہ تھا۔ یہ اظہار بھی اس وقت کے بعد ہوا تھا۔ جب کہ حضرت مسیح موعودؑ سے اسکو چیلنج دیا گیا تھا۔ کہ تو ذلیل ہوگا اور اُس نے خود ہی مان لیا تھا کہ یہ بات صحیح ہے۔

عیسائی کیوں تلوار چلاتے ہیں

ایمرسن رابرٹ صاحب لکھتے ہیں کہ عیسائیوں نے اپنا مذہب پھیلانے کیواسطے جس قدر تلوار دنیا میں چلائی ہے اور تلوار کے زور سے دنیا کو عیسائی بنایا ہے اس کیواسطے بظاہر ان کے پاس یسوع مسیح کا صاف حکم انجیل میں موجود ہے جہاں یسوع فرماتا ہے "میں صلح کیواسطے نہیں آیا بلکہ تلوار چلانے کے لئے آیا ہوں" اس میں شک نہیں کہ یسوع کا یہ فقرہ عیسائیوں کو عام اجازت دیتا ہے۔ کہ دین کیواسطے تلوار چلائیں اور عیسائیوں نے اس پر عملدرآمد کرتے ہوئے بہت سے بہادروں کے خون سے اپنی تلواروں کو سرخ کیا ہے لیکن دراصل میرے خیال میں یسوع کا یہ منشار نہ تھا بلکہ اس نے صرف ایک پیشگوئی کے رنگ میں یہ فقرہ بولا تھا کہ میرے بعد میری قوم غلطی سے ایسا کریگی (ٹرتھ سیکر جلد ۴ ۳ نمبر ۵)

انگلستان میں جوا بازی

مسٹر ہاگ نے ایک چھوٹی سی کتاب انگلستان کی جوا بازی پر لکھی ہے۔ جس میں اس نے یہ دکھایا ہے کہ یہ بد اخلاقی اندر ہی اندر انگلستان کو کس قدر تباہ کر رہی ہے۔ سال بھر میں ۵۴۲ اکھاڑے جوا بازی کے عام طور پر لگائے جاتے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ جس صراحت کے ساتھ قرآن شریف میں جوا بازی کی ممانعت ہے۔ اُس کے بالمقابل انجیل میں کوئی اشارہ ہی نہیں۔ ایک ناقص کتاب کی پیروی کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔

عیسائیت قانون ارتقاء کے ماتحت

ولایت کے میگزین مونسٹ میں پروفیسر [illegible] صاحب نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ دین عیسوی اپنی

المفتی

سفر میں قصر

(۱۲۱) سوال پیش ہوا کہ اگر کوئی تین کوس سفر پر جاوے تو کیا نمازوں کو قصر کرے۔ فرمایا۔ ہاں مگر دیکھو اپنی نیت کو خوب دیکھ لو۔ ایسی تمام باتوں میں تقویٰ کا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص ہر روز معمولی کاروبار یا سیر کیلئے جاتا ہے۔ تو وہ سفر نہیں بلکہ سفر وہ ہے جسے انسان خصوصیت سے اختیار کرے اور صرف اس کام کیلئے گھر چھوڑ کر جائے اور عرف میں وہ سفر کہلاتا ہو۔ دیکھو یوں تو ہم ہر روز سیر کے لئے دو دو میل نکل جاتے ہیں مگر یہ سفر نہیں۔

ایسے موقعہ پر دل کے اطمینان کو دیکھ لینا چاہیئے اور بغیر کسی خلجان کے فتوےٰ دے۔ کہ یہ سفر ہے تو قصر کرے۔ استفت قلبك (اپنے دل سے فتویٰ لو) پر عمل چاہیئے۔ ہزار فتویٰ ہو پھر بھی مومن کا نیک نیتی سے قلبی اطمینان عمدہ شے ہے۔

عرض کیا گیا کہ انسانوں کے حالات مختلف ہیں۔ بعض نو دس کوس کو بھی سفر نہیں سمجھتے۔ بعض کے لئے تین چار کوس بھی سفر ہے۔ فرمایا۔ شریعت نے ان باتوں کا اعتبار نہیں کیا۔ صحابہ کرام نے تین کوس کو بھی سفر سمجھا ہے۔

عرض کیا گیا۔ حضور بٹالہ جاتے ہیں۔ تو قصر فرماتے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں کیونکہ وہ سفر ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی طبیب یا حاکم بطور دورہ کئی گاؤں میں پھرتا رہے۔ تو وہ اپنے تمام سفر کو جمع کر کے اُسے سفر نہیں کہہ سکتا۔ فقط۔

(خلاصہ تقریر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور کے نزدیک تین کوس بھی سفر ہے اور اس میں قصر جائز۔ لیکن اگر کوئی بطور سیر یا معمولی روزمرہ کے کاروبار کے لئے اتنی دور یا اس سے کچھ زیادہ نکل جاوے۔ تو وہ سفر نہیں)

قربانی کا بکرا

(۱۲۲) سوال پیش ہوا۔ ایک سال کا بکرا بھی قربانی کے لئے جائز ہے۔

فرمایا۔ مولوی صاحب سے پوچھ لو۔ اہلحدیث و حنفار کا اس میں اختلاف ہے۔

(مولوی صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ دو سال سے کم کا بکرا قربانی کے لئے اہلحدیث کے نزدیک جائز نہیں بدر)

جانور قربانی

(۱۲۳) ایک شخص نے حضرت سے دریافت کیا کہ اگر جانور مطابق علامات مذکورہ در حدیث نہ ملے تو کیا ناقص کو ذبح کر سکتے ہیں۔ فرمایا مجبوری کو وقت تو جائز ہے مگر آجکل ایسی مجبوری کیا

ڈائری

القول الطیب

نکات معرفت

۳ر جنوری ۱۹۰۸ء سیر میں فرمایا۔ قرآن مجید میں آتا ہے کہ کفار کہیں گے۔ لوکنا نسمع او نعقل ماکنا فی اصحٰب السعیر۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تدبر کے سوا ایمان صحیح نہیں ہوتا۔ سورہ تکویر میں سب نشانات آخری زمانے کے ہیں۔ انہی میں سے ایک نشان ہے واذا العشار عطلت۔ یعنی جب اونٹنیاں بیکار چھوڑی جائینگی اسی کی تفسیر میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیہا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود بھی اسی زمانہ میں ہوگا۔ بلکہ اس کے ابتدائی زمانے کے یہ نشان ہیں۔

پھر فرمایا۔ واذا النفوس زوجت۔ یعنی ایسے اسباب سفر مہیا ہو جائیں گے۔ کہ قومیں باوجود اتنی دور ہونے کے آپس مل جائیں گی۔ حتے کہ نئی دنیا پرانی دنیا سے تعلقات پیدا کرلے گی۔ یاجوج ماجوج کا آنا۔ دجال کا نکلنا اور صلیب کا غلبہ۔ یہ بھی اسی زمانے کے نشان ہیں۔ ان کے متعلق لوگوں نے غلط فہمی سے تناقض پیدا کرلیا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب الگ الگ ہیں۔ حالانکہ ان میں سے ہر ایک کی نسبت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ تمام روئے زمین پر محیط ہو جائیں گے۔ پس اگر یاجوج ماجوج محیط ہو گئے تو پھر دجال کہاں احاطہ کرے گا اور صلیب کا غلبہ کس جگہ ہوگا۔ سوا یہ کہنے کے کچھ چارہ نہیں کہ یہ سب ایک ہی قوم کے مختلف افراد ہیں اور اگر ان کو ایک بنا دیں۔ تو پھر کوئی مشکل نہ رہے گی۔ خدا تعالیٰ نے ان کی نسبت فرمایا ہے۔ وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض و نفخ فی الصور فجمعنٰھم جمعاً۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ نہایت درجہ کا اختلاف پیدا ہو جائیگا اور سب مذاہب ایک دنگل میں ہو کر نکلیں گے۔ "ترکنا" کا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آزادی کا زمانہ ہوگا اور یہ آزادی کمال تک پہونچ جائیگی۔ تو اس وقت اللہ تعالے اپنے مامور کی معرفت ان کو جمع کرنیکا ارادہ کریگا۔ پہلے دیکھو جمعناھم فرمایا۔ اور ابتدائے عالم کیلئے خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالاً کثیراً ونساء۔ فرمایا۔ لفظ بث اور جمع آپس میں پورا تناقض رکھتے ہیں گویا دایرہ پورا ہو کر پھر وہی زمانہ ہو جائیگا۔ پہلے تو وحدۃ شخصی تھی۔ اب اخیر میں وحدت نوعی ہو جائے گی اس سے آگے فرماتا ہے۔ وعرضنا جہنم یومئذ لکفرین عرضا۔ یہ مسیح موعود کے زمانے کا ایک اور نشان بتلایا کہ اس دن جہنم پیش کیا جاویگا۔ ان کا فرون پر یہ قیامت کا ذکر نہیں کیونکہ اس دن جہنم کا پیش کیا کرنا ہے۔ اس روز تو اس میں کفار داخل ہونگے جہنم سے مراد طاعون ہے۔ چنانچہ ہمارے الہامات میں کئی بار طاعون کو جہنم فرمایا گیا ہے۔ یاتی علے جہنم زمان لیس فیہا احدٌ بھی ایک الہام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دو گروہوں کا ذکر فرمادیا۔ ایک تو وہ سعید جنہوں نے مسیح کو قبول کیا۔ دوسرے وہ شقی جو مسیح کا کفر کرنیوالے ہوں گے۔ ان کے لئے فرمایا۔ کہ ہم طاعون بطور جہنم بھیجیں گے اور نفخ فی الصور سے یہ مراد ہے کہ جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں۔ وحی کے ذریعہ ان میں آواز دی جاتی ہے اور پھر آواز ان کی معرفت تمام جہان میں پہونچتی ہے۔ پھر ان میں ایک ایسی کشش پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ لوگ باوجود اختلاف خیالات وطبائع وحالات کے اس کی آواز پر جمع ہونے لگتے ہیں۔ اور آخر کار وہ زمانہ آجاتا ہے۔ کہ "ایک ہی گلہ اور ایک ہی گلہ بان ہو"

خدا تعالے نے ہمارے لئے خود ہی ایسے اسباب مہیا کردئے ہیں کہ جس سے تمام سعید روحیں ایک دین پر جمع ہو سکیں۔ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا گیا تھا۔

یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا۔

ایک طرف یہ جمیعاً دوسری طرف جمعنٰہم جمعاً ایک خاص علاقہ رکھتا ہے اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابتدائی کارروائی اس جمع کی تو اسی زمانہ نبوی میں شروع ہوگئی تھی۔ مگر اسباب کا نتیجہ کمال پر اس زمانہ میں پہونچا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سفر کی تمام راہیں نہ کھلی تھیں۔ تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔ کہ بعض ایسے مقامات بھی ہیں۔ جن میں آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت نہیں پہونچی۔ مگر اب تو ڈاک۔ تار۔ ریل سے زمین کے اس سرے سے اُس سرے تک خبر پہونچ سکتی ہے یہ حجاز ریلوے جو بن رہی ہے۔ یہ بھی اسی پیشگوئی کے ماتحت ہے۔ عرب کے کئی لوگ کہنے لگ گئے ہیں کہ اذا العشار عطلت کا زمانہ آگیا۔ عشار (گابھن اونٹنیاں) کا لفظ خود ظاہر کرتا ہے کہ یہ سب قیامت سے پہلے ہوگا۔ کیونکہ اس دن کی نسبت تو لکھا ہے کہ ہر حمل والی اپنی حمل گرادے گی اور پھر اس دن تو ہر چیز معطل ہو جائے گی۔ اونٹنیوں کی خصوصیت کیلئے مطلب یہ تھا کہ اب تجارت کا دار و مدار اونٹنیوں پر کم پھر ریل پر ہوگا اور چونکہ حدیث میں یہی زمانہ مسیح موعود کا لکھا ہے۔ اسلئے اب عرب والوں کو مسیح موعود کی تلاش کرنی چاہیئے دیکھو اب تو ان کے گھر میں ریل بن رہی ہے۔ اور خود ہمارے دشمن اس میں سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں یہ بھی ایک نشان ہے۔ کہ ہمارے دشمنوں کو خدا نے ہمارے کام میں لگادیا ہے چندہ تو دے رہے ہیں وہ اور صداقت ہماری ثابت ہوگی افسوس کہ یہ لوگ ہمارے بغض کیوجہ سے آنحضرت کی پیشگوئیوں کی تکذیب ہی کرنے ہیں مگر کس کس نشان کی تکذیب کریں گے خدا نے ہمارے لئے طاعون بھیجا زلزلہ بھی آیا یاجوج ماجوج دجال کا خروج ہوچکا کسوف خسوف ماہ رمضان میں غیر معمولی طور سے ہوچکا کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے نادان یہ نہیں سمجھتے کہ جب واقع ہوگئی تو اب راویوں پر جرح فضول ہے جب کوئی امر واقعہ ہو جائے تو بڑا ہی بیوقوف ہے وہ شخص جو پھر بھی کہے کہ فلاں راوی ایسا اور فلاں ایسا۔ ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ بعض حدیثیں صحیح عجب نہیں اگر موضوع ثابت ہوں اور کئی ایسی حدیثیں جنھیں موضوع کہتے ہیں صحیح واقعات نے صحیح ثابت کیں۔ ان لوگوں میں ذرا بھی ایمان ہو تو مان لیں دیکھو حدیث و قرآن و حالات موجودہ کا آپس میں کیا تطابق ہوتا ہے۔ یہ ہمیں مفتری کہتے ہیں۔ اچھا الہام بنالینا پر تو ہمارا اختیار ہوگیا آسمان پر بھی ہمارا اختیار تھا کہ ہم ماہ رمضان آگئے۔ کیا ریل ہماری کوشش سے بن رہی ہے اصل بات وہی ہے جو خدا نے عرضنا جہنم للکفرین عرضا سے آگے فرمایا۔ الذین کانت اعینہم فی غطاءٍ عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سمعاً۔ ذکر سے مراد یہ ہے کہ جن نے ان کو اپنے مامور کی معرفت یاد کیا خدا کا یاد کرنا یہی ہوتا ہے کہ اپنی طرف سے ایک مصلح کو بھیجدیا سو اس مامور سے وہ غفلت میں رہے۔ ان کی آنکھوں کے آگے طرح طرح کے شبہات کے حجاب چھائے رہے اور حق کا نور نظر نہ آیا۔ یہ کیوں کہ جوش تعصب سے ان کی ایسی حالت ہوگئی جو وہ اس مامور کی بات کو سن ہی نہیں سکتے۔ (وکانوا لا یستطیعون سمعاً)

اب ان لوگوں کی حالت یہی رہی ہے۔ اور اس کی سزا بھی وہی مل رہی ہے۔ جو قرآن مجید میں ہے۔ کہ عرضنا جہنم یومئذ للکفرین عرضا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

مورخہ ۱۸۔ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

یکم جنوری ۱۹۰۸ء "دبدبۂ خسرویم شد بلند"
زلزلہ در گور نظامی فگند۔

۲۔ انی معک اینما تذھب تسیر۔

ترجمہ۔ میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تو جائے اور سیر کرے۔

۲۔ جنوری ۱۹۰۸ء۔ انی معک و مع اھلک

ترجمہ۔ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔

۲۔ انی معک فی کل حال۔ و عند کل مقال۔

ترجمہ۔ میں تیرے ساتھ ہوں ہر حال میں اور ہر ایک گفتگو میں۔

۳۔ انی معک فی کل موطن۔ نصر من اللہ و فتح قریب۔

ترجمہ۔ میں تیرے ساتھ ہوں ہر ایک میدان میں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور فتح قریب ہے۔

۴۔ وھم من بعد غلبھم سیغلبون۔

ترجمہ۔ اور وہ غلبہ کے بعد عنقریب مغلوب ہوں گے۔

۵۔ و اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک

ترجمہ۔ اور یا تو ہم تجھے بعض وہ باتیں دکھا دیں گے جو وعدہ کی گئی ہیں یا تجھے وفات دیں گے۔

۶۔ نصرکم اللہ نصراً موزرا۔

ترجمہ۔ مدد کی اللہ تعالیٰ نے تمہاری مؤیدانہ مدد۔

۷۔ انی معک یا ابراھیم۔

ترجمہ۔ میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم

۱۸۔ جنوری ۱۹۰۸ء۔ یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔

وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہ نہ جائیں۔

۱۹۔ جنوری ۱۹۰۸ء۔ انی معک و مع اھلک ھذا

ترجمہ۔ میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ جو یہ ہے

۵۔ جنوری ۱۹۰۸ء۔ مرحوم امیر خان کی بیوہ جس دن اس کا خاوند فوت ہوا میں نے دیکھا کہ اس بیوہ کی پیشانی پر ۵ یا ۶ یا ۷ کا عدد لکھا ہوا ہے میں نے وہ مٹا دیا اور اسکی جگہ اسکی پیشانی پر ۹ کا عدد لکھ دیا ہے۔

۲۱۔ جنوری ۱۹۰۸ء۔ ملعونین اینما ثقفوا اخذوا۔

وہ ملعون ہیں جہاں کہیں پائے جائیں پکڑے جائیں گے۔

۲۔ ان الصفا و المروۃ من شعائر اللہ۔

ترجمہ۔ تحقیق صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

مبارک

منشی محمد علی خان صاحب احمدی شاہجہانپوری کے ہان اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے خدا مبارک کرے اور بچے کو نیک تندرست اور لمبی عمر عطا فرماوے۔ حضرت نے اس مولود مسعود کا نام احمد علی خان رکھا ہے۔ خان صاحب موصوف نے اس کی خوشی مین ایک اخبار بدر کسی غریب کے نام مفت جاری کرنے کیواسطے لکھا ہے۔ درخواستین آنی چاہئین۔ جو سب سے زیادہ مستحق معلوم ہوگا اس کے نام جاری کر دیا جاوے گا۔

ایسا ہی جناب حکیم مرزا خدا بخش صاحب ساکن جھنگ حال وارد لاہور لنگی منڈی کے ہان اللہ تعالیٰ نے ایک اور لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام حمید الرحمٰن رکھا گیا ہے۔ مرزا صاحب موصوف اطلاع دیتے ہین کہ یہ لڑکا بروز جمعۃ المبارک ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء کی صبح کو پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے نیک بناوے اور صحت کے ساتھ عمر دراز عطا فرماوے۔ آمین

اخبار بدر ایک ہی طرز کا رہیگا

پہلے اس خیال سے کہ بہت دوست اخبار مین دنیوی حصہ کو لینا پسند نہ فرماوین گے۔ یہ تجویز کی گئی تھی کہ جو صاحب چاہین پہلے کی طرح صرف بارہ صفحون کا اخبار لین۔ لیکن خلاف امید بہت ہی تھوڑے دوست ایسے ہین جنہون نے اس امر کو پسند کیا ہے اور ان کی تعداد پچاس کے قریب ہوگی پس ایسی تھوڑی تعداد کے واسطے جدا انتظام کرنا مناسب نہین سمجھا جاتا۔ اس واسطے یہی تجویز قرار پائی ہے۔ کہ اخبار ہر ایک دوست کو ایک ہی رنگ مین بھیجا جاوے۔ علاوہ ازین دنیوی خبرون سے بھی واقف رہنا فی زمانہ ایک ضروری امر ہے۔ جن دوستون کی طرف سے تھوڑی قیمت وصول ہوئی ہے۔ وہ رفتہ رفتہ باقی قیمت ارسال فرما سکتے ہین۔ کوئی ایسی جلدی نہین۔ کہ اس وجہ سے کسی کو تشویش ہو۔ ہم اپنے دوستون پر ہر طرح سے اعتبار رکھتے ہین۔ کہ وہ ہم کو نقصان نہ دین گے اور جلدی سے یا دیر سے بہرحال وہ قیمت بھیج ہی دین گے۔

والسلام۔ مینیجر اخبار بدر

مدینۃ المسیح

جب سے بارش ہوئی ہے۔ آسمان کے تیور کچھ ایسے بدلے ہین۔ کہ غبار آلود رہتا ہے۔ کُہر ایسی پڑتی ہے کہ دو چار گز کے فاصلہ پر کچھ بھی صاف نظر نہین آتا اور آہستہ آہستہ کچھ بوندا باندی رہتی ہے۔ آج ۱۷ جنوری کو بھی سردی اور ٹھنڈی ہوا کیوجہ سے نماز جمع ہوئی۔

علامہ نورالدین کی طبیعت اس ہفتہ بوجہ ضعف و اسہال کچھ علیل رہی۔ مگر یہ مبارک وجود اپنے فرائض کو اسی تندہی سے ادا کئے جاتا ہے اور عسر و یسر مین یکسان خوش رہتا ہے یہ بات دیکھنے کے متعلق ہے مولانا (اللہ تعالیٰ انہین عمر دراز بخشے) جمعہ کے خطبہ کو خاص جوش و اخلاص کے ساتھ سنتے ہین۔ ۱۰ جنوری کو آپ نے سورۃ الفجر پر وعظ فرمایا۔ اور منجملہ نکات یہ لطیف نکتہ بھی بیان کیا کہ الفجر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ خیر القرون تک تین سو برس ہوئے اور دس راتون سے مراد دس صدیان ہین۔ تو کل ۱۳۰۰ ہوئے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ والشفع والوتر مین تیرہوین اور چودہوین صدی کی طرف اشارہ فرماتا ہوا واللیل اذا یسر کی خبر دیتا ہے یعنے پھر چودہوین مین آفتاب نبوت طلوع کریگا اگر اس نبی کی اطاعت نہ کرین گے۔ تو وہی ہوگا۔ جو عادیون اور فرعونیون کے ساتھ ہوا۔ یہان ایک شخص علاقہ ہزارہ سے آیا۔ بیعت کی بعد ازان بیمار ہو گیا اور اسی بیعت مبرور کی حالت مین راہی ملک بقا ہوا۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

مقبرہ بہشتی کی نسبت پہلے مخالفون اور بدظنی سے کام لینے والون نے یہی سمجھا تھا۔ کہ یہان وہی دفن ہون گے جن کے پاس دولت ہوگی یا جو قادیان اور اس کے قریب تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فعل سے ثابت کر دیا کہ ایسے لوگون کا خیال بالکل غلط اور یہ تجویز وحی الٰہی سے تھی۔ ابتک جتنے اس مین داخل ہوئے ہین تقریباً سب ہی غریب و مخلص لوگ تھے اور پھر دور کے رہنے والون کیلئے کیسا عمدہ سبب بن جاتا ہے۔

ضروری اطلاع

لیکچر جلسہ آریہ لاہور کے متعلق جس قدر درخواستین موصول دفتر کتب خانہ مین ہوئی ہین وہ محفوظ رکھی گئی ہین۔ اور آئندہ جس قدر درخواستین ملین گی۔ اون کو بحفاظت رکھا جاویگا۔ لیکن یہ امر ظاہر کر دینا واجبی اور ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ لیکچر کے ساتھ ایک ضمیمہ بھی شائع ہوگا جو کہ ابھی مکمل نہین ہوا اور جو سو صفحہ سے زائد چھپ چکا ہے جس کی قیمت معہ لیکچر نرخ۔ بعد طیاری مقرر ہوگی۔ اور لیکچر ضمیمہ سے الگ شائع نہ ہوگی۔ پس قیمت کا اعلان بذریعہ اخبارات دیا جاوے گا۔ جس صاحب کو قیمت مشتہرہ پر لیکچر کا خریدنا ناپسند ہو اس کو لازم ہے۔ کہ فوراً مہتمم کتب خانہ کو اپنی مرضی سے مطلع کرے ورنہ ایک ہفتہ کے بعد لیکچر معہ ضمیمہ وی پی کر کے روانہ کر دیا جاویگا اور واپسی کا عذر نامعقول ہوگا۔ والسلام

مہتمم کتب خانہ حضرت اقدسؑ

رسید زر

۲۳ دسمبر ۱۹۰۷ء

- ۳۲۹ - کرمداد صاحب ۸ر
- ۱۳۴۶ کریم الدین صاحب عار
- ۸۴۵ - محمد عبد الرحمان صاحب عہ
- **۲۴ دسمبر ۱۹۰۷ء**
- ۹۳۰ - عمر الدین صاحب صر
- ۱۱۴ میر قاسم علی صاحب سے
- **۲۵ دسمبر ۱۹۰۷ء**
- ۱۳۴۴ - ماسٹر ہدایت اللہ صاحب صر
- ۱۸۴۶ - کرم الٰہی صاحب عار
- ۱۸۷۷ محمد رمضان صاحب عار
- ۵۰۳ - امیر محمد صاحب سے
- ۱۲۵۹ - اللہ بخش صاحب عار
- ۱۸۱۹ - محمد بخش صاحب عار
- ۷۲۰ جلال الدین صاحب عہ
- ۱۳۶ نظام الدین صاحب عہ
- ۱۰۹۱ نظام الدین صاحب عہ
- **۲۶ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء**
- ۴۳۸ - فضل الٰہی صاحب عہ
- ۱۷۷۶ - عزیز الدین صاحب للعہ
- ۳۰۱ - غلام نبی صاحب عہ
- ۱۱۰۸ محمد بخش صاحب عار
- ۱۱۰۶ - غلام محمد صاحب للعہ
- ۷۴۷ - محمد بخش صاحب عہ

۲۶ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء

- ۸۲۳ - نورالدین صاحب سعہ
- ۱۵۳۵ - ظفر حسین صاحب للعہ
- ۱۹۶ - فیروز الدین صاحب ۸ر
- **۳۱ - دسمبر ۱۹۰۷ء**
- ۹۰۳ - محمد شریف صاحب عہ
- ۱۱۵۶ - محمد سعید اللہ صاحب عار
- ۲۹۱ میران بخش صاحب سے
- ۱۸۶ - احمد الدین صاحب عار
- ۱۱۲۰ - فتح محمد صاحب سے
- ۱۹۹۵ رحیم بخش صاحب عہ
- ۳۵ سید ناصر شاہ صاحب للعہ
- ۲۹۴ مولا بخش صاحب للعہ
- ۲۷ - رحمان بخش صاحب للعہ
- ۱۴۶۷ - احمد خان صاحب عہ
- ۱۴۵۶ - حاجی محمد تصور صاحب للعہ
- ۱۶۶۷ عبدالرزاق صاحب سے
- ۹۴۸ - غلام محمد صاحب سے
- ۹۷۵ - سید جعفر علی صاحب عہ
- ۱۵۱۱ - غلام جیلانی صاحب سے
- ۱۲۶۹ - محمد الدین صاحب سے
- ۱۳۶۹ - مولا بخش صاحب عہ
- ۱۲۳۲ - حامد شاہ صاحب للعہ
- ۱۲۰۶ - امیر الدین صاحب سے

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی

پر ریویو

(از سید صادق حسین صادق۔ مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین ایک کتاب اتمام البرہان نام مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی۔ آجکل اتفاق سے میرے ہاتھ آگئی۔ چونکہ اس کتاب کے اخیر پر ایڈیٹر شحنہ ہند کی لکھی ہوئی تقریظ بھی چھپی ہے اسلئے مین نے خیال کیا کہ تذکرہ بالا کتاب کم سے کم اہل علم کی توجہ کے قابل تو ضرور ہوگی۔ مگر جب مین نے اس کتاب کو بالاستیعاب دیکھا۔ تو ثابت ہوا کہ ایڈیٹر صاحب کی تقریظ محض ندطلبی اور دین فروشی کی بنا پر ہے اور چونکہ اس کتاب کا طرز تحریر ضمیمہ شحنہ ہند کے طرز تحریر سے اکثر مقامات پر بالکل مشابہ معلوم ہوتا ہے اور یہ کتاب خاص شوکت المطابع میرٹھ مین بہ اہتمام ایڈیٹر مذکور طبع ہوئی ہے۔ اس سے بخوبی ثابت ہے کہ ایڈیٹر صاحب کو تقریظ لکھنے کے لئے کچھ ایسے ہی وجوہ محرک پیش آ گئے جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہین۔ علاوہ برین ایک قطعی دلیل جو اس رائے کی تائید کرتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ مصنف کتاب حنفی مذہب چشتی مشرب غیر مقلدین کا تیغ دشمن جبود و علے التقلید کا ایک زبردست آرگن ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب کے پہلے ہی صفحہ مین مقلدین آئمہ اربعہ کے سوا باقی تمام مسلمانون کو خارج از اسلام ٹھہراتا ہے مگر یہ نام کے اہلحدیث بندہ شکم عبدالرحیم اس کی تعریف مین بالفاظ ذیل نغمہ سرائی فرماتے اور مثل جس کا کھائیے اسی کا گائیے اصل کر دکھلاتے ہین۔ "فمرحبا لک ایھا الموحد المتورع المتبع للکتاب والسنۃ اخی المکرم الحاج الحرمین الشریفین الملقب باحمد حسین سلمک اللہ عن الشین فی الدارین"

ہماری رائے یہ ہے۔ کہ اگر مصنف البرہان باوجود عقیدہ فاسدہ مذکورہ بالا فی الحقیقت متبع کتاب و سنت ہے، تو پھر غیر مقلدین کے ضال و مضل ہونے مین کچھ شبہ نہین خیر ہم اس بات کو طول دینا نہین چاہتے اور اس بحث کا فیصلہ خود ناظرین کے انصاف پسند ... کرکے ... کتاب کی حقیقۃ ناظرین پر ظاہر کر دینا چاہتے ہین۔

پس واضح ہو کہ اس کتاب کا مصنف کوئی ذیعلم و متین و مہذب آدمی معلوم نہین ہوتا اور کتاب مذکور کا پہلا صفحہ پڑھتے ہی پڑھنے والے کے دل پر یہ بات نہایت صفائی کے ساتھ کھل جاتی ہے کہ مصنف کو خیر سے اردو نویسی کا سلیقہ بھی نہین اور جس بحث پر آپ نے قلم اوٹھایا ہے اسکی قابلیت تو آپ مین کہان۔ موٹے موٹے اور مشہور مسائل اسلامیہ واہم واقعات تاریخیہ سے بھی آپ سخت ناآشنا محض اجنبی و بیخبر نظر آتے ہین۔ چنانچہ ناظرین کو اس ریویو سے ان تمام امور کی تصدیق ہو جاوے گی۔

مصنف موصوف صفحہ ۳ کتاب مذکور مین آیۃ کریمہ فان حزب اللہ ھم الغالبون سے استدلال کرکے اپنی جماعت کو حزب اللہ قرار دیتے ہین مگر یہ ان کا خام خیال ہے۔ اول تو مصنف نے جو مطلب اس آیۃ کا سمجھا ہے اُسپر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ بعض اوقات جو آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کو بمقابلہ کفار شکست ہوئی یا حجاج و یزید کو اپنے مشہور حریفون پر غلبہ حاصل ہوا یا ایک عرصہ سے جو کفار کا غلبہ مسلمانون پر چلا آیا ہے تو کیا معاذ اللہ کفار گذشتہ و موجودہ و حجاج و یزید حزب اللہ مین داخل ہین۔

ثانیاً آیۃ کریمہ زیر بحث مین جس غلبہ کا ذکر ہے وہ ادن امتیازی نشانون مین سے ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کو منجانب اللہ بطور فرقان عطا ہوتے ہین اور مصنف اس بات سے انکار نہین کر سکتا کہ غیبی امور پر اطلاع پانا۔ مستجاب الدعوات ہونا۔ قرآن کریم کے حقائق و معارف سے لدنی طور پر بہرہ یاب ہونا یہ اولیاء الرحمٰن یا حزب اللہ کی علامات ہین۔ ان علامات حزب اللہ مین مقابلہ کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تمام مشہور علماء و مشائخ وقت کو رجسٹری شدہ خطوط وغیرہ کے ذریعہ سے بلایا جیسا کہ انجام آتھم وغیرہ کتب حضرت اقدس مین اس کا ذکر صراحت کے ساتھ موجود ہے مگر ان علماء و مشائخ پر حق کا ایسا رعب چھایا کہ سب کے سب مقابلہ سے عاجز آ کر اپنی مغلوبیت کی مُہر لگا چکے۔ پس صاف ظاہر ہو گیا کہ حضرت اقدس میرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام حزب اللہ مین داخل اور الغالبون مین شامل ہین اور ان کے مخالف مغلوب و منکوب۔ اگر شیخصاحب کو شک ہو تو علامات المقربین مندرجہ بالا مین مقابلہ کیلئے خود میدان مین آئین یا اپنے کسی حمایتی کو بلائین ورنہ اولیاء الرحمٰن و حزب اللہ کی مخالفت سے باز آجائین۔

پھر ثانیاً مصنف نے اسی صفحہ مین صادق و کاذب کی شناخت کے لئے آیۃ کریمہ ان اولیاءہ الا المتقون ولکن اکثرھم لا یعلمون کو معیار ٹھہرایا ہے۔ اس معیار کے متعلق اس وقت ہم اپنی طرف سے کچھ کہنا نہین چاہتے۔ بلکہ شیخصاحب کے سلسلہ کی ایک کتاب البراہین القاطعہ مصنفہ مولوی خلیل اللہ صاحب انبیٹہوی سے جو بامر مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مطبع ہاشمی مین چھپی ہے۔ ایک ضروری اقتباس درج ذیل کرتے ہین۔ شاید شیخصاحب اس کو پڑھکر اپنے دل مین کچھ شرمائین اور انصاف کو کام فرماوین۔ مگر اس اقتباس کو درج کرنے سے پیشتر ہم مزید تشریح کے لئے ناظرین کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہین۔ کہ مولوی عبدالسمیع صاحب رامپوری نے علمائے دیوبند پر اسی آیت کریمہ ان اولیاءہ الا المتقون کی بناء پر وہی اعتراض کیا تھا۔ جو شیخصاحب نے سلسلہ احمدیہ پر کیا ہے۔ اس اعتراض کا جواب مولوی خلیل اللہ صاحب نے البراہین القاطعہ کے صفحہ ۲۰ و ۲۱ مین یہ لکھا ہے۔

"سنو! کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ نے عمرہ کیواسطے نہ جانے دیا اور لوگون نے انکو ملامت کیا تو جواب دیتے تھے۔ کہ ہم متولی اور خدمتگار بیت اللہ و مسجد حرام کے ہین جسکو چاہیں آنے دین جسکو چاہین نہ آنے دین ہم مختار ہین۔ تو اس کو حق تعالیٰ نے رد فرمایا۔ کہ وہ ہرگز مستحق ولائیت بیت اللہ کے نہین کیونکہ ظالم ہین۔ مشرک ہین۔ اور مستحق ولائیت بیت اللہ کے مؤمن متقی موحد ہوتے ہین اور نیز بیت اللہ کی خدمتگاری خدا تعالیٰ کا گھر ہونے کیوجہ سے وہی کرتا ہے کہ جو حق تعالیٰ کا بندہ مومن موحد ہو۔ مشرک کہ دشمن مخالف حق تعالیٰ کا ہے۔ حق تعالیٰ کے بیت کا کب متولی ہو سکتا ہے بلکہ وہ تو اپنی دنیا کیوجہ سے اور اپنی معیشت کی وجہ سے اسکی کارگذاری کرتا ہے پس استحقاق ولائیت بیت اللہ مشرکین کو ہونا محض غلط ہے اور علی ہذا خدام ہونا بیت اللہ کا بوجہ حق تعالیٰ کے بیت ہونے کے دعوے کرنا ان کا بالکل لغو ہے۔ استحقاق اسکا مومنین ہی کو ہے اور خدا تعالیٰ کے بیت ہونیکی وجہ سے سوائے مومنین موحدین کے کوئی ولی بیت کا نہین ہو سکتا ہے۔ یہ مطلب آیۃ کا تھا۔ جناب مؤلف صاحب نے ایک طبع زاد معنے پیدا کئے کہ جو ولی بیت ہوتا ہو وہ مومن متقی ہی ہوتا ہے۔ غیر متقی ولی خادم بیت کا ہوتا ہی نہین۔ پس جسکو خادم بیت دیکھو جان لو کہ حسب وعدہ حق تعالیٰ کے وہ متقی ہے۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

مکالمہ مابین مولوی غلام حسین و سید غلام حسن شاہ صاحب

بخدمت جناب مفتی محمد صادق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی خدمت میں وہ مکالمہ برائے اشاعت ارسال کرتا ہوں۔ جو حضرۃ مولوی غلام حسن خان صاحب سب رجسٹرار پشاور اور مولوی سید غلام حسین شاہ صاحب ساکن موضع خوشحال تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ کے مابین مولویصاحب کے مکان پر ہوا۔ درج اخبار فرما کر ممنون فرمادیں گے۔

وھو ھذا

سید غلام حسن شاہ صاحب۔ مولانا۔ مجھے حضرت میرزا صاحب پر حُسن ظن ہے صرف میں اپنے اس شک کو جو مجھے بروزی رسالت کے متعلق ہے وہ دور کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہمارے نزدیک ہر قسم کی رسالت و نبوت حضرۃ مولانا و سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوچکی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ انصاف سے کام لیویں گے۔

مولوی غلام حسن صاحب۔ نہایت اچھی بات ہے میں آپکو انشاء اللہ تعالیٰ ابھی سمجھا دیتا ہوں مگر قبل اس گفتگو کے مجھے یہ تو بتادیں کہ آپ مذہب اسلام میں سلسلہ مجددین کے قائل ہیں یا نہ۔

سید صاحب۔ ہاں احادیث کے رو سے تو قائل ہیں۔

مولویصاحب۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن مجید سے بھی قائل کرا سکتے ہیں۔ پھر جب آپ قائل ہیں تو کچھ ضرورت نہیں کہ سلسلہ کلام کو طول دیا جاوے۔ اچھا یہ تو بتاویں کہ جس شخص نے مجدد ہونا ہوتا ہے وہ کس طرح مُجدد ہو جاتا ہے آیا اس کو لوگ منتخب کرتے ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ اس کو چن کر لیا کرتا ہے۔

سید صاحب۔ اللہ تعالیٰ اس کو منتخب کرتا ہے۔

مولویصاحب۔ بہت اچھا۔ تو وہ شخص جس نے مجدد ہونا ہوتا ہے کس طرح معلوم کر لیتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تجدید دین کیلئے انتخاب فرمایا۔

سید صاحب۔ اس کو اللہ تعالیٰ غیب سے بذریعہ الہام اطلاع دیتا ہے۔

مولویصاحب۔ بہت خوب۔ قرآن کریم نے ایسے شخص کو جسکو غیب سے اطلاع ملی یا الہام اور وحی ہو۔ . . . اپنی اصطلاح میں رسول بیان فرمایا ہے جیسا کہ سورہ جن رکوع ۲ کی آیۃ میں فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یعنے اس کے پوشیدہ امور کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے مگر جسکو وہ چاہے اسے اطلاع دیتا ہے۔

سید صاحب۔ میں اولیاء پر الہام کا قائل ہوں مگر وحی انبیاء کو ہوتی ہے اور میں حضرت اکرم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نزول وحی کا قائل نہیں ہوں۔

مولویصاحب! بہت اچھا۔ تو الہام اور وحی میں قرآن کریم کے رُو سے کوئی فرق بتا سکتے ہیں۔

سید صاحب! قرآن کریم کے رُو سے اگرچہ کوئی فرق نہیں بتا سکتا ہوں مگر علماء نے بہت کتابوں میں فرق بیان کیا ہے۔

مولویصاحب! خیر ہمیں بہرحال دینی اُمور میں قرآن کریم کو سب سے زیادہ ترجیح دینی چاہیئے کیونکہ کتاب اللہ ہے اور اس کے آگے زید و بکر کا قول ہیچ ہے اور آپ خود بھی قرآن شریف پر زیادہ زور دیتے ہیں

نوٹ۔ یہاں مولویصاحب کے سامنے سید صاحب خاموش ہو گئے اور پھر سلسلۂ کلام یوں شروع کیا۔

سید صاحب! آپکے اس بیان سے تو سب مجدد رسول ٹھہرے۔ تو اس میں میرزا صاحب کی خصوصیت کیا باقی رہی۔

مولویصاحب! ہمیں کب انکار ہے کہ اور مجدد کمالات رسالت یا بروزی رسالت سے عاری تھے۔

سید صاحب! مولویصاحب آپنے ایک تمہید رکھ کر گفتگو شروع کی اور میرزا صاحب کی رسالت کو ثابت کرنا چاہا ہے۔ مہربانی فرما کر ہمکو قرآن مجید سے کوئی صاف آیۃ بتادیں جس سے بلا تاویل ثابت ہو کہ اسلام میں رسول آویں گے اور اپنے کلام کو پایہ ثبوت تک پہونچادیں اور انصاف سے کام لادیں۔

مولویصاحب! ایسی صاف آیۃ بھی بتا دیدیتے ہیں۔ اب آپ انصاف سے کام لیں۔ اور فوراً ایمان لے آویں وہ آیت یہ ہے یٰبنی اٰدم اِمّا یاتینکم رُسُلٌ منکم یقصّون علیکم اٰیاتی الخ سورہ [illegible] رکوع [illegible] ترجمہ اے آدم کے فرزند جب تمہارے پاس تم میں سے رسول آوینگے اور وہ میری آیتیں تمکو پڑھ سنادیں گے۔

سید صاحب۔ اس آیۃ میں جو رسول مراد ہیں وہ اسلام سے قبل کے رسول ہیں

مولویصاحب۔ سید صاحب آپ قرآن کھولکر یہ موقع نکالکر دیکھ لیویں یہاں گذشتہ رسولوں کا کوئی قصہ نہیں بلکہ سیاق و سباق صاف بتلا رہا ہے کہ اصحاب رسول یہاں مخاطب ہیں اور رسول وہ رسول ہیں جو صحابہ کے بعد اسلام میں آنیوالے ہیں۔ یاتینکم کا لفظ خود ہمارے قول کا شاہد ہے

سید صاحب! اس آیت میں لفظ اِمّا (اِن+ما) ہے اور وہ حرف شرط ہے اور اسطرح آپکے معنے ٹھیک نہیں بلکہ صحیح معنے یوں کئے گئے ہیں کہ اے آدم کے فرزندو! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئے تم پر ہماری آیتیں پڑھ سنائیں پس جب یہ جملہ شرطیہ ٹھہرا۔ تو اس کا تحقق وقوع لازم نہیں اور یہاں ضرور کسی کا آنا ثابت نہیں آسکتا۔

مولویصاحب! جو معنے ہمنے کئے ہیں قرآن کریم کے رُو سے بالکل ٹھیک ہیں اور ایسا حرف شرط قرآن کریم نے تحقق وقوع پر اکثر جگہ بیان کیا ہے اور اگر وہاں آپکے معنے لئے جاویں تو سراسر غلط ٹھہرتے ہیں جیسا کہ پہلے ہی پارہ میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاما یاتینکم منی ھدًی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ سورۃ البقرہ۔ یہاں لفظ اِمّا جو شرط ہے آیا ہے۔ اور تحقق وقوع پر آیا ہے اور اسکے صحیح معنے یوں ہو سکتے ہیں کہ جب آویگی میری طرف سے ہدایت۔ پس جس نے اس ہدایت کی تابعداری کی تو انپر نہ خوف ہے، نہ وہ غمگین ہوں گے اور یہ ظاہر ہے کہ آدم کے بعد ہدایت اور رسول کس کثرت سے آئے۔

سید صاحب! اگر ہم تسلیم کرلیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد رسول آئے تو جیسا اور اولوالعزم انبیاء کے وقت میں تابع اور مددگار رسول تھے جیسا حضرت ابراہیم کے وقت میں لوط حضرۃ بطور امداد رسول نہ ہوا۔

مولویصاحب! اور انبیاء کو مددگاروں کی ضرورت تھی اور انہوں نے مددگاروں کیلئے درخواست کی جیسا کہ حضرت موسیٰ کی زبانی درخواست سورہ طٰہٰ میں مذکور ہے۔ ربّ اشرح لی صدری ویسّر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرًا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری۔ الخ ہارون کو وزیر و مشیر گردانا۔ مگر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی خواہش مددگار کے لئے ظاہر نہ کی تا ہم اصحاب ان کو ملے تھے۔ وہ انبیاء بنی اسرائیل جو موسیٰ کے بعد وقفینا من بعدہ بالرسل سے ظاہر ہے کم نہ تھے۔ ان کو اللہ تعالےٰ نے آیت استخلاف میں خلفاء کے نام سے موسوم کیا جو اس لفظ رُسُل کے ہم معنے ہے

سید صاحب! نہیں۔ آیۃ استخلاف میں جو خلفاء مذکور ہیں اس سے عام سلاطین مراد ہیں۔

مولویصاحب! افسوس وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم۔ اولٰئک ھم الفاسقون۔ میں ان خلفاء کے لئے ایمان اور عمل صالح قرار ٹھہرایا اور ان خلفاء کا منکر کافر و فاسق گردانا گیا ہے اگر عام سلاطین مراد ہیں تو کیا واجد علیشاہ اور یزید جو سلاطین تھے۔ ان کے منکر فاسق و کافر تھے۔

مولویصاحب نے اب جب سید صاحب کو لاجواب پایا تو ان کو مہلت دی کہ جب چاہیں جواب دیسکتے ہیں۔

میں نے اس مضمون کو دلچسپ خیال کر کے اپنی عبارت میں ادا کیا اس خیال سے کہ شاید کوئی سعید روح اس سے فائدہ اُٹھائے۔ اور موجب اجر عظیم ہو۔ والسلام

خاکسار

قاضی محمد یوسف از پشاور

خطبہ عید

(جو عید اضحیٰ پر حضرت مولوی حکیم نور الدین

صاحب نے ۱۵- جنوری ۱۹۰۸ء کو قریباً گیارہ بجے جو خطبہ پڑھا تھا وہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ عید کے دن بہت گھر چھائی ہوئی تھی اور اس میں سے نم ٹپک رہی تھی۔ اس واسطے مسجد مبارک میں عید پڑھی گئی۔ ضرورتاً ایک جماعت احباب کی مسجد کے نیچے کے کمرہ میں اور ایک دوسری چھت پر اور ایک درمیان چھت پر نماز عید کے واسطے کھڑی ہوئی۔ بعض قریب کے مکانات کی چھت پر تھے مکبرین جو اس کام کے واسطے مقرر کیے گئے تھے بلند آواز سے تکبیر کہتے جاتے تھے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب بہ سبب اسہال علیل تھے۔ بعض دوستوں نے حضرت کی خدمت میں عرض بھی کی کہ وہ نہ آسکیں گے۔ مگر حضرت نے فرمایا کہ میں نے ابھی انکو ایک دوائی بھیجی تھی۔ بلاؤ تو سہی۔ دوائی کیا تھی حضرت کی دعا کا اثر تھا کہ مولوی صاحب نے باوجود اسقدر علالت اور ضعف کے جو چہرے سے نمایاں تھا قریباً ایک گھنٹہ تک ایک نہایت لطیف خطبہ تقویٰ اور دعا اور قربانی پر بیان فرمایا جو کہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ نماز کی پہلی رکعت میں سوائے تکبیر تحریمہ سات تکبیریں ہوئیں اور دوسری میں قبل از قرأت پانچ تکبیریں ہوئیں۔ خطبہ کے شروع میں حضرت مولویصاحب نے تین دفعہ تکبیر پڑھی پھر کلمہ شہادت پڑھا پھر مفصلہ ذیل آیت قرآنی پڑھکر وعظ شروع کیا۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔

ہمارا پیارا کون ہو

اللہ تعالیٰ کی کتاب کو غور سے دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تقویٰ بہت پسند ہے۔ اگر انسان اللہ کے ساتھ سچا معاملہ نہ کرے تو اس کے ظاہری اعمال کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ انسان فطرتاً چاہتا ہے کہ کوئی اس کا پیارا ہو جو ہر صفت سے موصوف ہو۔ سو اللہ سے بڑھکر ایسا کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہ پیارے تو آخر جدا ہونگے۔ ان کا تعلق ایک دن قطع ہونے والا ہے۔ مگر اللہ کا تعلق ابد الآباد تک رہنے والا ہے۔ دنیا کی فانی چیزیں محبت کے قابل نہیں۔ کیونکہ یہ سب فنا پذیر ہے۔ کیا دنیا میں کوئی ایسی چیز ہے جو بقا رکھتی ہو ہرگز نہیں پس اسکی رحمت اور اس کے فضل کا سہارا پکڑو اور اسی کو اپنا پیارا بناؤ کہ وہ باقی ہے۔

خدا کے پیارے ہم کس طرح بن سکتے ہیں

متقی کے لیے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ان اللہ یحب المتقین۔ جب ایک ادنیٰ سا ہوکار یا معمولی حاکم کسی سے محبت کرے تو انسان جامہ میں پھولا نہیں سماتا۔ جب تقویٰ کے سبب اللہ جلشانہ محبت کرتا ہے۔ تو تقویٰ کیسی عظیم الشان چیز ہے جو خدا کا محبوب بنا دیتی ہے۔ یقیناً سمجھو کہ سب ذرات عالم اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں جس سے وہ پیار کرتا ہے تمام ذرّوں کو اس کے تابع کر دیتا ہے۔

حقیقت معجزات

جو معجزات کے منکر ہیں وہ مانتے ہیں کہ سب ذرّے اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ پس سارے معجزوں کا دارومدار اللہ کی قدرت سے وابستہ ہے جب وہ کسی سے پیار کرے تو ضرور ہے کہ اس کے لیے اپنی قدرت نمائیاں طرح طرح کے عجائبات کے رنگ میں کرے۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا۔

رزق کی چابی۔

انسان کو بہت ضرورت ہے اس بات کی کہ کھائے پیئے پہنے اللہ تعالیٰ متقی کے لیے فرماتا ہے۔ ومن یتق اللہ یجعل لہٗ مخرجاً ویرزقه من حیث لا یحتسب انسان جب متقی بنجائے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا پس اگر کوئی رزق کا طالب ہے تو اسپر واضح ہو کہ رزق کے حصول کا ذریعہ بھی تقویٰ ہے۔

مصائب سے نجات

(۱) انسان جب مصیبت میں حوادث زمانہ سے پھنس جاتا ہے۔ اور اس کی بے علمی اسے آگاہ نہیں ہونے دیتی کہ کس سبب سے تمسک کر کے نجات حاصل کرے تو وہ خبیر جو ذرہ ذرہ کا آگاہ ہے فرماتا ہے متقی کو تم تنگی سے بچائیں گے۔

حصولِ آرام

(۳) یسر کو بھی انسان بہت پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہٗ من امرہ یسرا گویا سکھ بھی متقی ہی کا حصہ ہے۔ تاریخ کے صفحوں کو اُلٹ جاؤ اور دیکھو کہ متقیوں کے مقابلہ میں بڑے بڑے بادشاہ باریک در باریک تدبیریں کرنیوالے مال خرچ کرنیوالے جتھوں والے آئے مگر وہ بھی ان متقیوں کے سامنے ذلیل و خوار ہوئے

متقی کی مثال

فرعون کی نسبت قرآن مجید میں مفصل ذکر ہے حضرت موسیٰؑ کے بارہ میں کہا دھو مھین ولا یکاد یبین ایک ذلیل (اور سینا) آدمی ہے۔ میرے سامنے بات بھی نہیں کرسکتا اور اسکی قوم کو غلام بنا رکھا۔ مگر دیکھو آخر اس طاقتوں والے شان و شوکت والے جاہ و جلال والے فرعون کا کیا حال ہوا۔

اغرقنا اٰل فرعون وانتم تنظرون۔ تنظرون میں ایک خاص لذت ہے۔ دشمن کو ہلاک تو کیا مگر آنکھوں کے سامنے دشمن تو مرا ہی کرتے ہیں مگر آنکھوں کے سامنے کسی دشمن کا ہلاک ہونا ایک لذیذ نظارہ ہے جو آخر اس متقی کو نصیب ہوا۔

فتح کی مفتاح

(۴) اسی طرح متقی کو عجیب در عجیب حواس ملتے ہیں اور ذات پاک سے اس کے خاص تعلقات ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں اولٰئک ھم المفلحون بھی متقیوں کے لیے آیا ہے یعنی اگر مظفر منصور فتحمند ہونا ہو تو بھی متقی بنو۔

ایک اور متقی کی مثال

یہ دن بھی ایک عظیم الشان متقی کی یادگار ہیں اس کا نام ابراہیم تھا اس کے پاس بہت سے مویشی تھے۔ بہت سے غلام تھے اور بڑھاپے کا ایک ہی بیٹا تھا۔ فلما بلغ معه السعی قال یا بنیّ انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ۔ سو برس کے قریب کا بڈھا۔ ایک ہی بیٹا۔ اپنی ساری عزت ناموری مال جاہ و جلال اور امیدیں اسی کے ساتھ وابستہ۔ دیکھو متقی کا کیا کام ہے اس اچھے چلتے پھرتے جوان لڑکے سے کہا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کروں۔ بیٹا بھی کیسا فرمانبردار بیٹا ہے قال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین۔ ابا جی وہ کام ضرور کرو جس کا حکم جناب الٰہی سے ہوا میں بفضلہٖ صبر کے ساتھ اسے برداشت کرونگا۔ یہ ہے تقویٰ کی حقیقت۔ یہ ہے قربانی۔ قربانی بھی کیسی قربانی کہ اس ایک ہی قربانی میں سب ناموں امیدوں ناموریوں کی قربانی آگئی۔

ایک قربانی کا بدلہ

جو اللہ کے لیے انشراح صدر سے ایسی قربانیاں کرتے ہیں اللہ بھی انکو اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ اس کے بدلے ابراہیمؑ کو اتنی اولاد دیگئی کہ مردم شماریاں ہوتی ہیں مگر پھر بھی ابراہیمؑ کی اولاد صحیح تعداد کی دریافت سے مستثنٰی ہے۔ کیا کیا برکتیں اس مسلم پر ہوئیں کیا کیا انعام الٰہی اسپر ہوئے کہ گننے میں نہیں آسکتے۔ ہماری سرکار خاتم الانبیاء سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی ابراہیم کی اولاد سے ہوئے۔

پھر اس کے دین کی حفاظت کے لیے خلفاء کا وعدہ کیا کہ انہیں طاقتیں بخشیگا اور ان کو مشکلات اور خوفوں میں امن عطا کریگا۔ یہ کہانی کے طور پر نہیں۔ یہ زمانہ موجود یہ مکان موجود تم موجود قادیان کی بستی موجود ملک کی

اسوقت کے ایک متقی کی مثال

حالت موجود ہے کس چیز نے ایسی سردی میں تمہیں دور دور سے یہاں اس مسجد میں جمع کر دیا۔ سنو! اسی دست قدرت نے جو متقیوں کو اعزاز دینے والا ہاتھ ہے۔ اس سے پہلے پچیس برس پر نگاہ کرو تم سمجھ سکتے ہو کہ کون ایسی سخت سردیوں میں اس گاؤں کیطرف سفر کرنیکے لیے تیار تھا۔ پس تم میں سے ہر فرد بشر اس کی قدرت نمائی کا ایک نمونہ ہے ایک ثبوت ہے۔ کہ وہ متقی کے لیے وہ کچھ کرتا ہے جو کسی کے سان گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ یہ باتیں ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتیں یہ قربانیوں پر موقوف ہیں۔ انسان عجیب عجیب خوابیں اور کشوف دیکھ لیتا ہے۔ الہام بھی ہو جاتے ہیں مگر یہ نصرت حاصل نہیں کرسکتا۔ جس آدمی کی یہ حالت ہو وہ خوب غور کرکے دیکھے کہ اسکی عملی زندگی کس قسم کی تھی۔ آیا وہ ان انعامات کے قابل ہے یا نہیں یہ (مبارک وجود) نمونہ موجود ہے اسے جو کچھ ملا۔ ان قربانیوں کا نتیجہ ہے جو اس نے خداوند کے حضور گذاریں۔ جو شخص قربانی نہیں کرتا جیسی کہ ابراہیم نے کی۔ اور جو شخص اپنی خواہشوں کو خدا کی رضا کے لیے نہیں چھوڑتا۔ تو خدا بھی اس کے لیے پسند نہیں کرتا جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے حضرت نبی کریم صلعم کے مقابلہ میں کیسے دشمن موجود تھے۔ مگر وہ خدا جس نے انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا فرمایا۔ اس نے سب پر فتح دی صلح حدیبیہ میں ایک شخص نے آکر کہا تم اپنے بھائیوں کا جتھا نہ چھوڑو ایک ہی حملہ میں یہ سب تمہارے پاس بیٹھنے والے بھاگ جائینگے اسپر صحابہؓ سے ایک خطرناک آواز سنی اور وہ ہکا بکا رہ گیا یہ حضرت نبی کریمؐ کے اللہ کے حضور بار بار جان قربان کا نتیجہ تھا کہ ایسے جان نثار مرید ملے۔ آخر وہ جو باپ بنتے تھے۔ جو تجربہ کار تھے ہر طرح کی تدبیریں جانتے ان سب کے منصوبے غلط ہو گئے۔

آنحضرتؐ کی کامیابی

اور وہ خدا کے حضور قربانی کرنیوالا متقی نہ صرف خود کامیاب ہوا بلکہ اپنے خلفاء راشدین کے لیے بھی یہی وعدہ لے لیا چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم اٰمنا۔ دنیا میں کئی نبی جن میں بعض کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں۔ اپنے ساتھ خارق عادۃ نشان لے کر دنیا میں آئے۔ مگر ان محسنوں ان ہادیوں کے لیے کوئی دعا نہیں کرتا۔ بلکہ انہیں معبود سمجھکر دعا کا محتاج ہی نہیں سمجھتے یہ شرف صرف ہمارے نبی کریم صلعم کے لیے ہے کہ رات دن کا کوئی وقت نہیں گذرتا جس میں مومنوں

کس نبی پر دعائیں ہوتی ہیں

کی ایک جماعت درود ل سے اللّٰھم صل علی محمد نہ پڑھ رہی ہو۔ زمین گول ہے اس لیے مغرب وعشا ظہر وعصر کا وقت یکے بعد دیگرے دن رات کے کسی نہ کسی حصہ میں کسی نہ کسی ملک پر ضرور رہتا ہے۔ اور مسلمان سچے دل سے خاص رحمتوں کا نزول اپنے ہادی برحق کے لیے مانگتے ہیں اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ آپکے مدارج میں ہر آن ترقی دیتا ہے آپ کو جو کتاب بخشی وہ کیسی محفوظ پھر آپکا دین کیسا محفوظ پھر دین کا عملدرآمد کیسا محفوظ پھر اس حفاظت کا طریق کیسا محفوظ ہے کہ ہر صدی کے سر پر یہ عام سنت جماعت کا مذہب ہے بعض کے نزدیک ہر پچاس بلکہ پچیس برس کے بعد اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو سچی راہوں کی طرف کھینچنے والے بھیجتا رہتا ہے تاکہ تم مخلص متقی بنو اسلام دنیا سے اٹھ جائیگا اس بات کا مجھے کبھی خطرہ نہیں ہوا کیونکہ اس دین کا بھیجنے والا سلام ہے پھر مکہ دار السلام پھر مدینہ دار السلام (فتنہ دجال سے) نبی کریمؐ کے لیے بھی بعض صحابہؓ الناس آچکا ہے اس دین کا نتیجہ بھی دار السلام پس سلام ہر طرح سلامت رہیگا فکر ہے تو یہ کہ ہم لوگوں میں سے نکل کر اوروں میں نہ چلا جائے۔

اس کا طریق کونوا مع الصادقین ہے یعنی راستبازوں کے حضور میں رہنا۔ متقیوں کی جماعت میں شامل ہونا۔

قربانی کے نظارہ سے فائدہ

پھر سال میں دیکھنا کہ جیسے ہم ایک جانور پر جو ہمارے ملک اور قبضہ میں ہے جزوی مالکیت کے دعویٰ سے چھری چلاتے ہیں اسی طرح ہمیں بھی اپنے مولیٰ کے حضور جو ہمارا سچا خالق ہے اور ہم پر پوری اور حقیقی مالکیت رکھتا ہے۔ اپنی تمام نفسانی خواہشوں کو اس کے فرمانوں کے نیچے ذبح کر دینا چاہیئے۔

قربانی کرنیسے یہ مراد نہیں۔ کہ اس کا گوشت اللہ تعالےٰ کو پہنچتا ہے۔ بلکہ اس سے ابراہیم واسمٰعیل علیہما السلام کی فرمانبرداری کا نظارہ مقصود ہے تا تم بھی قربانی کے وقت اس بات کو مدنظر رکھو کہ تمھیں بھی اپنی تمام ضرورتوں اعزازوں ناموریوں اور خواہشوں کو خدا کی فرمانبرداری کے نیچے قربان کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیئے۔ جسطرح ان جانوروں کا خون کرتے ہو ایسا ہی تم بھی خدا کی فرمانبرداری میں اپنے خون تک سے دریغ نہ کرو۔ انسان جب ایسا کرے تو وہ کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔ دیکھو ابراہیم واسمٰعیلؑ کا نام دنیا سے نہیں اٹھا ان کی عزت واکرام میں فرق نہیں آیا۔ پس تمھاری سچی قربانی کا نتیجہ بھی بد نہیں نکلیگا۔ ولکن ینالہ التقویٰ تقویٰ خدا کو لے لیتا ہے۔ جب خدا مل گیا تو پھر سب کچھ اسی کا ہو گیا معجزوں کی حقیقت بھی یہی ہے جب انسان خدا کا ہو جاتا ہے تو اسکو تمام ذرات عالم پر ایک تصرف ملتا ہے اسکی صحبت میں ایک برکت

صحبت صالح

رکھی جاتی ہے اور یہ ایک فطرتی بات ہے کہ ایک انسان کے اخلاق کا اثر دوسرے کے اخلاق پر پڑتا ہے بعض طبائع ایسی بھی ہیں جو نیکوں کی صحبت میں نیک اور بروں کی صحبت میں بد ہو جاتی ہیں قرآن کریم میں ایسی فطرتوں کا ذکر آیا ہے سماعون للکذب

سماعون لقوم آخرین۔ بعض لوگ اس قسم کے ہین کہ ہمارے پاس بیٹھ کر ہماری باتون کو پسند کرتے ہین جب دوسرون کے پاس جا بیٹھتے ہین تو پھر ان کی باتین قبول کرتے ہین ایسے لوگون کے لئے ضروری ہے کہ وہ متقیون کی صحبت مین رہین اور وہ وقت نہ ملے تو استغفار۔ لاحول اور دعا کرین دعا کی حقیقت سے لوگ کیسے بے خبر ہین۔

مولویون کی حالت

افسوس ہے مین تمہین کیا سناؤن سچ فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان ثریا پر چلا جائے گا۔ دو مولویون کا ذکر سناتا ہون ایک مولوی میرے پاس بڑے اخلاص و محبت سے بہت دن رہا۔ آخر ایک دن مجھے کہا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے پاس کوئی تسخیر کا عمل ہے جو آسائش کی تمام راہین آپ کے لئے کھلی ہین اور اتنی مخلوق خدا آپ کے پاس آتی ہے مین نے کہا۔ عمل تسخیر کیا ہوتا ہے۔ خدا نے تو فرما دیا وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض۔ سارا جہان تمہارے لئے مسخر۔ اس سے بڑھ کر اور کیا تسخیر ہو سکتی ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ دعا کرے۔ دعا کی عادت ڈالے اس سے کامیابیون کی تمام راہین کھل جائین گی۔ میری یہ بات سنکر وہ ہنس دیا اور کہا یہ تو ہم پہلے ہی سے جانتے ہین کوئی عمل تسخیر بتلاؤ۔ ایک اور مولوی تھا اس نے مجھ سے مباحثہ چاہا۔ مین نے اسے سمجھایا تم لوگون کی تعلیم ابتدا سے ایسی ہوئی ہے کہ ایک عبارت پڑھی اور پھر اس پر اعتراض پھر اس اعتراض پر اعتراض۔ اسی طرح ایک لمبا سلسلہ چلا جاتا ہے اس سے تمہین اس قسم کی عادت ہو جاتی ہے۔ کہ کسی کے سمجھانے سے کچھ نہین سمجھتے۔ مین تمہین ایک راہ بتاتا ہون بڑے اضطراب سے خدا تعالے کے حضور دعا کرو اس نے بھی یہی کہا کہ یہ تو ہم جانتے ہین۔

دُعا

غرض دعا سے لوگ غافل ہین حالانکہ دعا ہی تمام کامیابیون کی جڑ ہے۔ دیکھو قرآن شریف کی ابتدا بھی دعا ہی سے ہوئی ہے۔ انسان بہت دعائین کرنے سے منعم علیہ بن جاتا ہے بیماری ہے تو شفا ہو جاتی ہے۔ غریب ہے تو دولتمند۔ مقدمات مین گرفتار ہے تو کامیاب۔ بے اولاد ہے تو اولاد والا ہو جاتا ہے۔ نماز روزہ سے غافل ہو تو اسے الہام دیا جاتا ہے کہ خدا کی محبت مین مستغرق رہے۔ اگر کسل ہے تو اسے وہ ہمت دی جاتی ہے جس سے بلند پروازی کر سکے۔ کاہلی سستی ہے تو اس سے یہ بھی دور ہو جاتی ہے غرض ہر مرض کی دوا ہر مشکل کی مشکلکشا یہی دعا ہے اسباب کو مہیا کر سکنا یہ عجز ہے اور مہیا شدہ اسباب سے کام نہ لینا یہ کسل ہے اسکے لئے دعا سکھلائی گئی۔ اللّٰھم انی اعوذ بک من العجز والکسل۔ جب انسان منعم بن جائے اور اسے آسودگی ملے بلحاظ اپنے مال کے اپنی قوت کے اپنی اولاد کے اپنی عزت وجبروت کے اپنے علم ومعرفت کے تو پھر کبھی کبھی اعمال بد کا نتیجہ یہ ہو جاتا ہے کہ غضب آجاتا ہے وہ اپنی آسودگی کو اپنی تدابیر کا نتیجہ سمجھکر اپنی تدابیر کو معبود بنا لیتا ہے اور برے عملون مین پڑ جاتا ہے اسلئے دعا سکھائی گئی کہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین یعنی منعم علیہ بنکر تیرا مغضوب نہ بنون۔ مغضوب کے دو علامات ہین۔ علم ہو عمل نہ کرے۔ (۲) کسی سے بیجا عداوت رکھے ضالین وہ بھولا بھٹکا انسان جو کسی سے بیجا محبت کرے اور سچے علوم سے بیخبر ہو۔ پس انسان کو چاہیئے یہ دعا کرے اپنا منعم علیہ بنا لے مگر انعام کئے گیون سے کہ جن پر تیرا نہ غضب کیا گیا ہو نہ وہ بھولے بھٹکے قرآن کی انتہا دعا پر ہے قل اعوذ برب الناس۔ اول البشر آدم نے بھی دعا کی۔ ربنا ظلمنا انفسنا۔ ہمارے آخری نبی کا آخری کلام بھی دعا ہی ہے اللّٰھم الحقنی بالرفیق الاعلی۔ جو لوگ دعا کے ہتھیار سے کام نہین لیتے۔ وہ بدقسمت ہین۔ امام کی معرفت سے جو لوگ محروم ہین وہ بھی دراصل دعاؤن سے بیخبر ہین۔ امّن یجیب المضطر اذا دعاہ سے پتہ ملتا ہے کہ اگر یہ لوگ اضطراب سے ترپ سے حق طلبی کی نیت سے تقوی کے ساتھ دعائین کرتے کہ الٰہی اس زمانہ مین کون شخص تیرا مامور ہے تو مین یقین نہین کر سکتا کہ انہین خدا تعالے ضائع کرتا۔ مین کبھی کسی مسئلہ و اختلاف سے نہین گھبرایا کہ میرے پاس دعا کا ہتھیار موجود ہے اور وہ دعا یہ ہے۔ اللّٰھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اور حدیث۔ اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم۔ سچا تقوی حاصل کرنے کے لئے بھی دعا ہی ایک عمدہ راہ ہے پھر قرآن کریم کا مطالعہ۔ اس مین متقیون کے صفات اور راستبازون کے صفات موجود ہین۔ اللہ تعالی عمل کی توفیق بخشے۔ فہم و فراست بخشے۔ یاد رکھو کہ پاک اخلاق ایک نعمت ہے اس سے انسان کا اپنا دل خوش رہتا ہے۔ بی بی نیک ملے تو سارے گھر مین خوشی رہتی ہے اولاد نیک ہو تو پیچھے بھی آرام رہتا ہے۔ یہ سب دعا سے ملتا ہے قوم مین اخلاص و محبت سے پیش آؤ۔ حسن ظن سے کام لو۔ امر بالمعروف اور ناہی عن المنکر بنو۔ دعا کرو کہ خدا راستبازون کے ساتھ زندہ رکھے انہی کے ساتھ ہمارا حشر کرے۔ اللہ تعالی نے تم پر جو اپنا انعام کیا (مسیح موعود) اسکی اتباع فرمانبرداری اسکی موجودگی نعمت سمجھو بہت سی مخلوق آئیگی جو پچھتائیگی۔ کہ ہم کیون اس کے زمانے مین اس کے فرمانبردار نہ ہوئے۔ اخلاص و محبت سے زندگی بسر کرو۔ اور دعا کرتے رہو۔ یہ دعا کا ہتھیار دنیا کی تمام قومون سے چھین لیا گیا ہے یہ ہتھیار تمہارے قبضے مین ہے اس سے مسلح ہو جاؤ۔ دوسرے سب اس سے محروم ہین دنیا چندروزہ جگہ ہے۔ ہمیشہ ساتھ نہین رہیگی۔ دنیا کی صحت دنیا کی نسبت دنیا کی عزت اس کے دشمن اور دوست سب یہین رہ جائین گے صرف اللہ کی رضامندی اور عمل صالح تمہارے ساتھ جائین گے۔

قربانی کے بکرے

قربانی کے لئے نبی کریم کو وہ نر بکرے پسند تھے جن کے منہ اور پاؤن مین سیاہی ہو۔ والا خصی کا ذبح بھی شرعاً جائز ہے جسکا پیدائشی سینگ نہ ہو وہ بھی جائز ہے ہان جس کا سینگ آدھے سے زیادہ ٹوٹا ہوا ہو یا کان چیرا ہوا ہو وہ ممنوع ہے۔ علماء کا اختلاف ہے کہ دو برس سے کم کا بکرا اور ایک برس سے کم کا دنبہ جائز ہے یا نہین۔ اہل حدیث تو اسے جائز نہین رکھتے۔ مگر فقہاء کہتے ہین کہ ۲ برس سے کم ایک برس کا بکرا بھی جائز ہے اور دنبہ چھ ماہ کا بھی۔

(بھیڑ اور دنبہ کا ایک حکم ہرگز نہین یہ ہمارے بعض فقہا کی غلطی ہے بدر)

مومن اس اختلاف سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ضروری بات تو یہ ہے۔ کہ انسان ان سب باتون مین تقوی کو مدنظر رکھے۔ اور قربانی کی حقیقت سیکھے۔ دو چار روپے کا جانور ذبح کر دینا قربانی نہین قربانی تو یہ ہے۔ کہ خود اپنے نفس کی اونٹنی کو خدا کی فرمانبرداری کے نیچے ذبح کرے۔

(نوٹ۔ آپنے جمعہ کے خطبہ کی طرح درمیان مین جلسہ نہین کیا اور بعد ازان دعا کی گئی)

حکمت کے موتی

درختون پر ہر موسم بہار مین جوانی آتی ہے لیکن انسان پر جوانی صرف ایک ہی بار آتی ہے۔

وہ دولت جمع کرنی چاہیئے جسے نہ بادشاہ لے سکے اور نہ چور چرا سکے بلکہ جو مرنے کے بعد بھی ساتھ ہی رہے یعنی نیکی۔

صبر مسرت کی کنجی ہے توبہ معافی کی اور انکساری اطمینان کی۔

دعا ایمان کے لئے ستون ہے۔

میٹھی بات دل کو مقید کر لیتی ہے۔

ہیرا اگر کیچڑ مین گر پڑے تو بھی ہیرا ہے۔

صنعت و حرفت

ایک شخص نے بہت عمدہ تحریک کی ہے کہ ہمارے ملک مین دریاؤن۔ تالابون ندی نالون سے سیپ بکثرت دستیاب ہو سکتے ہین۔ اگر کوئی شخص ان کے بٹن بنانے کا کارخانہ کہولدے تو بہت نفع حاصل کرے۔ وہ صاحب لکھتے مین کہ صرف ان ہتھیارون کی ضرورت ہے۔ آری تراشنے کی۔ چہوٹی قسم کا تیشہ چھیلنے کو۔ سوہان یعنی رندہ صاف کرنے کو۔ سوراخ نکالنے کے لئے ایک تیز برما۔ بعد ازان بٹنون کو کوٹیون پر سینک کر انڈے کی سفیدی اور کہن مین دو تین بار بجہالیا جائے۔ جس سے چمک اور جلا ہو جائیگی۔

(ایڈیٹر) کام تو کرنے کو بہت ہین ہمت چاہیئے ہمارے ملک مین یہ نقص بہت ہے۔ کہ اپنے پیشے کو ترقی دینا نہین جانتے جو جس کام مین لگا بس اسی مین لگا رہیگا اور اس مین کچھ تغیر و تبدل کرنا کفر سمجھے گا۔

بعض پیشون کو اپنی ذات کے خلاف سمجہا جاتا ہے یہ عجب حماقت ہے۔ مفصلہ ذیل اشعار موثر ثابت ہون گے۔

کپڑون کے کارخانے بنیون نے کہولڈالے۔
بنیون کے دال آٹے دھنیون نے تول ڈالے
درزی کی استری نے کپڑون مین جہول ڈالے
پھرتے ہین خاندانی گردن مین ڈہول ڈالے
نقال بھانڈ کھتک تاجر بنے ہوئے ہین۔
گوار کے دھنی اب تاجر بنے ہوئے ہین۔
ڈاسن چمار بن کر لاکہون کمار ہا ہے۔
جوزف لہار بن کر لاکہون کمار ہا ہے
نتھو کمہار بنکر لاکہون کمار ہا ہے
چھجو سنار بن کر لاکہون کمار ہا ہے۔
تیلی ہے راک فیلر مٹی کے تیل والا۔
ریلی نہین ہے کوئی بنیا کھنڈیل والا
بابو بنے جولاہے لالہ بنے ٹھٹہیرے
صراف ہین تنبولی زربافت مین کیرے۔
تعلیم و تربیت کے ہین جال مین مچہیرے
پیشے نہین رہین گے دنیا مین میرے تیرے
ذاتون کا فرق سارا اُٹھ جائیگا جہان سے
لایلہ ہے چھوت جانے ہندوستان کہان سے

جو کہتے مین وہ کرتے نہین

اب چونکہ اکسٹریمیسٹ اور موڈریٹ گروہون کے بعض اخبارون مین چل رہی ہے اسلئے نکتہ چینی کرکے ایک دوسرے کو خوب رسوا کر رہے ہین سوال اٹھایا گیا ہے کہ اکسٹریمیسٹ اخبار کیسری مرہٹا اور بندے ماترم جو سودیشی کی حمایت مین اجنبی گورنمنٹ سے ہی بیزار ہین۔ ولایتی کاغذ پر کیون چھپتے مین اسی بنا پر یہ بہی پوچہا گیا ہے۔ کہ ہندوستان اور پنجابی کس کاغذ پر چھپتے ہین۔ غرض یہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ یہ لوگ بیقولون مالا بیفعلون کے مصداق ہین ہم کہتے ہین کاغذ تو پھر ایک بڑی چیز ہے۔ چہوٹی سے چہوٹی چیز بہی ولایت کی استعمال کیجاتی ہے۔ اور کرنی چاہیئے۔ کیونکہ کل دنیا ہمارا ملک ہے اور سب انسان آپس مین بہائی بہائی ہین۔ جو چیز عمدہ اور سستی ہو اُسے بے تشکک خریدو برتو۔ اور اگر ہمت ہو تو ویسی بنالو یہ کیا عقلمندی ہے کہ خود بہی کچہہ نہ کرنا اور دوسرون سے فایدہ اُٹھانے سے بہی منع کرنا۔

"ملک نائیجیریا کے حالات"

"ملک نائجیریا کے حالات روزانہ پیسہ اخبار مین چھپے ہین۔ مفصلہ ذیل اقتباس موجب دلچسپی ناظرین ہوگا"

عمرین اس قدر بڑی رکہتے ہین۔ کہ سو برس کی عمر تو عام ہے لوگ سو برس سے ہمارے چالیس برس والے سے تگڑے۔

چالیس برس والا ۲۲ برس کا جوان نظر آتا ہے۔ چہرہ پر چپکن رہتا ہے مونچہہ تو خدا کا فضل ہے کہ چالیس برس والے کی ایسی دکہائی دیتی ہے جیسے پندرہ سال والے لڑکے کی اور داڑہی تو پچاس ساٹہہ برس والے کی اُگتی ہے یہ لوگ اول تو بیمار دیکھے نہین گئے اور اگر ہون تو سردی سے فوراً ہو جاتے ہین سردی برداشت نہین کر سکتے اور دوائیان اپنی جڑی بوٹی سے کرتے ہین۔ جو ہمکو معلوم نہین۔

چکّی یہان نہین ہے سلون پر آٹا پیسا جاتا ہے اور پھر پانی گرم کرکے آٹے کو پکاکر (دلیٔ) کی طرح بنالیتے ہین اور اس کو سالن کے ساتھہ کہاتے ہین روٹی پکانا جانتے نہین اور ہمارے کہانے سے ان کا پیٹ نہین بہرتا پسند تو کرتے ہین مگر تسلی نہین ہوتی اور ایک قسم کا درخت ہے روغن پیدا ہوتا ہے اس سے مٹی کے چراغ جلاتے ہین اور گہی اتنا پسند کرتے عورتین ہاتہون پیرون مین مہندی لگاتی ہین مگر ہاتہون مین اکثر دیکہا ہے۔ کہ بجائے ہماری عورتون کے کپڑے اور پتون سے ہاتہون سے باندھنے کے ایک لمبا سا تو بنا لیا اور اس مین مہندی ڈالکر ہاتہہ پر چڑہا لیا اور پیرون کو کپڑون سے باز ہاٹ کر لیتی ہین۔ عورتون کے سر پر رومال بندہا کر سر کے بال بہیڑ کہیل ہگنے اور چہوٹے اور کنڈل دار ہوتے ہین ان کو گوندھ لیتی ہین۔ مگر سر گوندھوانے کے لئے سارا دن چاہیئے۔ اور پھر یہ نہین کہ جس طرح ہمارے ملک کی عورتین آگے پیچھے بیٹھ کر سر گوندھین۔ نہین جس کا سر گوندہنا ہے وہ زمین پر لیٹ جاتی ہے اور مشاطہ سرہانے بیٹھ کر سر گوندہتے ذرا ذرا سی بال کنڈی یا کسے سمیٹ کر وہ گوندہے جاتی ہو۔ کنگہی الیسر بالون کے واسطے مختلف ہوتی ہے۔ ماتہا اور زلفون والی جگہ عورتین منڈاتی ہین۔ بلکہ مونہہ پر بہی اُسترا پھیر جاتی ہین اور سر پر مغز کے اُوپر گوندکر نہایت خوبصورت سی قبر بنالیتی ہین۔ جس مین دو تین چوٹی کے برابر جو سکے یہان رائج ہین اکثر بطور شوبے کے سر مین رکہتی ہین۔ پھر ایک کاجل کی لکیر آنکہہ سے لیکر تہوڑی تک ادہر اور دوسری اُدہر دونون طرف کھینچتی ہین اور ناک مین ایک پتلی انگل بھر لمبی اونٹ کی نکیل کیطرح سرخ رنگ کی جو مونگا سا ہوتا ہے۔ ڈالتی ہین اور گلے مین عقیق کے ہار کر پر کوئی چالیس چالیس سیاہ سپید یا ایک قسم کے پتون پر دیکہا غزہتی ہین۔

ریویو

ٹکیہ عطر انبالہ سے ایک ٹکیہ عطر برائے ریویو آئی ہے جو کپڑون پہننے سے خوشبو دیتی ہے اور سونگہنے کیواسطے خوب ہو۔ اسکی حفاظت آسان ہے ایکروپیہ مین ۱۶ ٹکیان مسکتی ہین۔ پتہ۔ مولا بخش معرفت چودہری رحم علی کسٹ انسپکٹر انبالہ۔

فتح الیزدان المعروف بہ ثبوت واجب الوجود یہ رسالہ منشی حسین بخش صاحب اپیل نویس بٹالہ نے کسی پنڈت مست رام کے رسالہ بنام ذہب کے جواب مین لکھا ہے مست رام کوئی دہریہ ہے جس نے ہستی باریتعالیٰ کے برخلاف کتاب لکھی ہے اور اپنی کتاب مین لغو کا لفظ اس کثرت سے استعمال کیا ہے اگر اسکا مست رام لغو رکھدیا جاد تو بہت موزون ہوگا منشی صاحب نے بہت عمدہ فلسفیانہ دلائل کیساتھہ خود مصنف کے الفاظ سے ہی اسکی تردید کی ہے امید ہے کہ اس رسالہ کے پڑہنے سے پنڈت کی مستی دور ہوکر کچہہ ہوش آجائیگی منشی صاحب نے منطقی دلائل کو عمدہ تمثیلات کیساتھہ عام فہم بھی کردیا ہے

عجائبات قدرت

چین کا سب سے پرانا اخبار تسنگ پاؤ پیکن سے شائع ہوتا ہے۔ سنہ ۹۴۶ء کے قریب جاری ہوا۔

بعض ایسے پودے بھی دیکھے گئے جنکی ایک شاخ پر سرخ رنگ کے پھول دوسری پر زرد رنگ کے تیسری پر نیلگوں اور ایسے بھی جن کے پھول آج زرد کل سرخ پرسوں بنفشی بعض پھول دن میں تین دفعہ رنگ بدلتے ہیں۔ (ما یعلم جنود ربک الا ھو)

مرگی کا مرض عمدہ عینک کے استعمال سے جاتا رہتا ہے (خوب)

ایک آلہ ایجاد ہوا جس سے مچھلیاں پانی کے باہر زندہ رہ سکیں۔

عجائبات عالم

بندرگاہ کو صبح کیوقت خواہ کیسے ہی احتیاط سے جھاڑ دیا جائے دن کو خواہ کتنا کم کام ہو پھر بھی شام کیوقت بندر پر گرد کے انبار ہوتے ہیں (یہ گرد کہاں سے آئی؟)

ایک نامور ڈاکٹر کہتا ہے۔ کہ وہ نوزائیدہ بچوں کو باتیں کرنیکے قابل بنا سکتا ہے۔ بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی اماں ابا کہہ سکیگا۔ اور پانچویں سال میں ہوشیار ہوکر پالٹیکس مذہب اخلاق دیگر علوم و فنون پر بحث کریگا۔

آگرہ میں ایک کہاری کے بچہ پیدا ہوا ہے۔ بچہ کے چار ہاتھ دو سر تھے۔ مر گیا۔

دلچسپ باتیں

چین کی آبادی ۴۵ کروڑ۔ ہندوستان کی ۳۰ کروڑ کل دنیا کی ایک ارب ۵۲ کروڑ۔ اس لحاظ سے فغفور چین اور ویسرائے ہند کی ماتحت دنیا کی نصف آبادی ہے۔

ملک فرانس میں ہر سال ۳۰ ہزار گھوڑے کھائے جاتے ہیں چارلس ساڑھے بائیس ہزار گوشت ہر ایک گھوڑے سے نکلتا ہے جرمنی میں بھی اس کے گوشت کو شوق سے کھاتے ہیں یورپ کا ڈاکٹر ہربرٹ سانپ کو بطور غذا کے پیش کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کے سامنے چوزہ اور ہرن کا گوشت بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتا اس قدر لذیذ اور ذائقہ دار اور بامزہ ہوکہ بس ایک دفعہ کھاؤ عمر بھر اور گوشت سونہہ نہ لگاؤ (کیا اس کے یہ معنے تو نہیں کہ مر جاؤ)

انسداد طاعون کے خیال سے رنگون میں ایک لاکھ ستائیس ہزار دو سو دو چوہے مارے جا چکے ہیں۔ ایران میں تمام آتش پرستوں نے کام بند کر دیا۔ کیونکہ ان کا افسر اعلیٰ جو ایک با اثر ساہوکار تھا قتل کر دیا گیا۔

گورنمنٹ عالیہ پنجاب نے وفادار قوم سکھ کے لئے دو خاص تہواروں کی سرکاری تعطیل منظور فرمائی۔ ایک گورو گوبند سنگھ جی کے جنم کی اور دوسری ہولہ کی۔ پہلی ۱۰ جنوری کو ہوا کرے گی اور دوسری ۱۸ مارچ کو۔ فی الحال یہ تعطیلیں صرف انبالہ۔ لودیانہ۔ جالندھر۔ ہوشیار پور۔ سیالکوٹ گجرانوالہ لائل پور میں ہوا کریں گی۔

آئے دن کے ریوے تصادم کو روکنے کے لئے یہ تجویز بہت عمدہ پیش کیگئی ہے۔ کہ برقی تختیوں کا بندوبست کریں جس سے اس کا کلی انسداد ہو جائیگا۔ ایسٹ انڈیا ریلوے میں اس کا انتظام شروع ہو گیا۔

شکاگو یونیورسٹی کے پروفیسر نے دعوے پیش کیا ہے کہ دس برس تک اگر بچوں کو کپڑے نہ پہنائے جاویں۔ تو بہت تندرست و تنومند ہو جائیں گے۔ (پنجاب کے دیہات میں اسپر بلا اس کے کہنے کے عمل ہوتا ہے) کئی متمول آدمیوں نے اس تھیوری کو عملی صورت میں لانے کیلئے ساڑھے تین لاکھ ڈالر کے خرچ سے ایک بستی قائم کرنی چاہی ہے۔

حوادث زمانہ

نوشہرہ چھاؤنی کو مردان اور مالاکنڈ ملانے کے لئے ایک پل کشتیوں کا ہے یہ بوقت ضرورت کھولا جاتا ہے۔ قریباً ڈیڑھ سو آدمی اس پل پر بطور تماشہ جمع تھے اس قدر بوجھ پل سنبھال نہ سکا۔ وہ ٹکڑا جسپر لوگ جھکے ہوئے تھے اور تماشہ دیکھ رہے تھے ٹوٹ کر دریا میں گر پڑا۔ کم و بیش ایک سو آدمی غرق ہوا۔

احمد آباد میں آگ لگنے سے دس مکانات جل گئے۔ آٹھ لاکھ روپیہ کا نقصان۔ ایک مہاجن مع اپنی بیوی اور آٹھ سالہ بچے کے خاک ہوگئے۔

لکھنؤ سے افسوسناک خبر آتشزدگی کی آئی موضع گھوا پردا جمعہ کی شب کو بالکل خاکستر ہوگیا۔ (بے خانماں)

لندن میں شاہی محل بکنگھم کے رسوئی خانہ میں آگ لگی ۱۳ انجن پہونچ گئے۔ خیر گذری۔

سینٹوگراف کا تماشہ لندن کے بارنسلی پبلک ہال میں تھا۔ بچے جس گیلری میں تھے وہ تنگ تھی انہیں دوسری گیلری کی طرف بلایا گیا یکبارگی جو دوڑے ۱۶ کچل کر مر گئے کوئی چھ چھ سال کی عمر کے تھے۔

حجاز میں ۱۳ دسمبر تا ۱۲ جنوری ہیضہ کے ۲۲۰۶ کیس ہوئے ۱۴۹۰ موتیں۔ قسطنطنیہ میں بھی جا پہونچا۔ خاص مکہ معظمہ میں ۵ تا ۹ جنوری ۱۴۵ کیس اور ۲۰۴ اموات رہیں۔

ایسٹ انڈین ریلوے لائن جھاجھا اور گدہو کے درمیان مسافر اور مال گاڑیوں میں تصادم۔ دو تھرڈ کلاس گاڑیاں پاش پاش ہوگئیں۔

قحط

پارسال کے اخبار بیتی کا ایڈیٹر ہزار روپیہ جرمانہ ادا نہیں کر سکا۔ پریس بھی ضبط۔

ہندوستان میں دو لاکھ ۲۳ ہزار آدمی قحط زدہ ہے۔ ۹۰ ہزار وسط ہند کی دیسی ریاستوں میں۔

ہندی افواج کے چودہ یورپین افسر ممالک وسطی میں خیراتی کاموں کے انتظام کے لئے بھیجے گئے

صوبجات متحدہ میں قحط کے خیراتی کاموں پر ایک لاکھ ۶۹ ہزار آدمی ہیں۔ وسط ہند میں ۵۰ ہزار اور ترقی۔

امن میں خلل

موضع دیال (ڈیرہ اسمٰعیل خان) میں حکیم نمبردار قتل ہوا۔ لاکھ روپیہ لوٹ لے گئے۔

آبی سینیا میں اہل اٹالین کے لوٹے جانے پر وہاں سخت گھبراہٹ ہے۔

میمن سنگھ میں باشندوں کی خانہ تلاشیاں ہو رہی ہیں۔ وجہ نامعلوم

بابو درگا چرن کو چلتی ٹرین میں یورپین افسروں پر حملہ کرنے کے جرم میں دو سال قید ہوئی۔

قلعہ ڈبلن کے شاہی زیورات کی چوری کا اب تک پتہ نہیں ملا۔ زیورات کا محافظ بحکم گورنمنٹ علیحدہ کیا گیا۔

چینی صوبہ ہیکیانگ میں متصل داتسنگ سخت بلوہ ہوا۔

پرانسپنسٹ کا گرجہ و سکول بہی پہونکدیا ۔ کوتوالی کا مکان بہی جلا دیا۔
کوچین چائنا کے فرنچ علاقہ ٹانکنگ مین وہان کی دیسی فوج بگڑ گئی تمام فوج بیدل ہوگئی۔

۹ رجنوری کو لندن کے کیکسٹن ہال مین ایک بہاری جلسہ ٹرانسوال کے مظلوم ہندیون کی ہمدردی مین کیا گیا۔

آئے دن جو سرحد پر ڈاکے پڑتے رہتے ہین ان کے انسداد کے لئے یہ تجویز پیش کیگئی ہے کہ اول تو محسود وزیریوں کا ناک مین دم لائین اور انہین سزا دین اور جسقدر مالی نقصان ہوا ہے ان سے پورا کرین ۔ دوم سرحدی صوبے مین جو خاندان متمول ہین سب کو بلالیسنس کے اسلحہ رکہنے کی اجازت دین سوم یہ کہ جب ایسی ڈکیتی کی واردات ہو ۔ تو مجرمون کی گرفتاری کے لئے انعام مقرر کرین ۔

بلاد اسلامی
(عربی سے ترجمہ کیا گیا)

المؤید فاس کے ایک فاضل نامہ نگار کی معرفت لکھتا ہے کہ آجکل فاس مین بجز سلطان عبد الحفیظ اور اس کی اس طاقت اور توفیق الٰہی کے اور کچھ ذکر نہین ہوتا جو کہ مغرب کو فرانس کے پنجہ سے بچانے کے لئے ملی ہے اور وہ یہ خیال کرتے ہین کہ جب فرانس سلطان عبد العزیز کی حمایت کا اعلان کریگا تو سلطان عبد الحفیظ کے پہونچنے مین کوئی روک نہوگی اور پہر فرانس کے لئے اچھا انجام نہ ہوگا اس لئے کہ دو لاکہ لشکر کے اخراجات کم ازکم ایک سال تک برداشت کرنے پڑین گے اور پہر فرانس اور سب مغرب کے باشندون مین سخت جنگ چہڑ جائیگا اور اس وجہ سے سلطان عبد العزیز کے حکم کا نفاذ رعیت پر تو کیا اپنے اتباع پر بہی نہ رہے گا اور اسپر بڑی شہادت اس بات سے ملتی ہے ۔ کہ جب سلطان عبد العزیز نے فرانس اور ہسپانیہ سے تحائف قبول کئے تو رعیت سخت متنفر ہوگئی تہی حالانکہ اس وقت ان کے لشکرون کے داخل ہونے کی قبولیت کی تصریح نہ کیگئی تہی سلطان عبد الحفیظ کا قصہ یون ہے کہ جب فرانس کی فوج پہلے سوائے کسی مقابلہ کے وجدہ اور پہر دار البیضا رمین داخل ہوئی تو ملکی لوگ سخت پریشان ہوئے اور مراکش اور اس کا گرد و نواح بھڑک اٹھا اور ماہ رجب کی چہٹی تاریخ جمعہ کے دن سب رؤسا اور علماء دار المخزن مین جمع ہوئے اور عوام ٹڈی دل کیطرح منتشر تہے ۔ تو رؤسا نے سلطان عبد الحفیظ کو بات چیت کرنیکے لئے بلایا ۔ تو وہ معمولی لباس سوا عمامہ کے ٹوپی پہنے ہوئے تشریف لائے تو شریف محمد بن الرشید اٹھا اور خطبہ پڑھا اور ظاہر کیا کہ مغرب سخت خطرہ مین پڑا ہوا ہے اور اس کا باعث سلطان عبد العزیز کا تساہل اور غفلت ہے ۔ اور کہ وہ رعیت کی پرواہ نہین کرتا اور وزراء پر بہت ہی اعتبار کرتا ہے حالانکہ وہ بجز اپنے ذاتی منافع کے اور کسی امر کی پرواہ نہین کرتے یہان تک کہ اغیار نے مغرب کی طمع کرلی کیونکہ وہ جانتے ہین ۔ کہ انتظام ملکی اور جنگی تیاری سے بالکل غافل ہین حتے کہ فرانس پہلے وجدہ مین اور دار البیضا رمین اتر گیا اور ابہی تم دیکہو گے کہ شہر مراکش مین فرانس کی فوج داخل ہو چکی ہے تو اب بجز کسی عقلمند دور اندیش ہوشیار مناسبت وقت کو جاننے والے سلطان کے سوا کبہی کام نہین چل سکتا ۔ پس اگر ابہی سے سلطان عبد العزیز کی معزولی سے تدارک نہ کرین گے تو ہم اپنے لئے وہ کچھ لائین گے جس کا انجام اچہا نہوگا۔

اور اس وقت ایسا سلطان بجز عبد الحفیظ کے نظر نہین آتا ۔ جو کہ عالم فاضل متقی ہو اور اس کی صلاحیت پر اس کے خلافت کے وقت کے امور شہادت دیتے ہون پس اے اللہ کے بندو! تم اس کو خلافت پر مجبور کرو تاکہ تمہارے معاملات ٹہیک ٹہاک ہو جاوین اور ملک کو بچالو ۔ تو سب نے اس رائے کی تحسین کی اور سب نے سلطان عبد العزیز کے معزول کرنے اور اس کے بہائی سلطان عبد الحفیظ کی بیعت کرنیکا اتفاق کرلیا اور اسی وقت بیعت نامہ لکہا گیا اور بڑی شان و شوکت سے بیعت ہونے لگی اور پہر بڑے شان و شوکت کے ساتہہ سلطان عبد الحفیظ مسجد مین گئے اور عام بیعت ہوگئی ۔ اس کے بعد نئے سلطان نے نہایت سرگرمی سے ملکی اصلاح شروع کی اور سب سے پہلے قیدیون کو رہا کیا اور پہر قوم کے چیدہ بزرگون کو بڑے بڑے عہدون پر مقرر کیا گیا اور لشکر کو مرتب کیا اور رعیت جوق جوق لشکر مین داخل ہونے لگی اور اس نے ان کو عمدہ لباس اور عمدہ اسلحہ دئے اور تحائف کے طور پر بہت مال ہاتہہ آیا۔

ملک مصر مین نیشنل کانگریس کی تجویز

یہہ کانگریس مصر کے سیاسی قانون کی دفعہ ۵ کیمطابق ہوئی ہے ۔ جس کا منشاء یہ ہے کہ ہر ایک مصری شخص کو جسکی عمر ۲۵ سال کی ہو حقوق تمدن کی اصلاح مین رائے دینے اور اس اصلاح سے متمتع ہونیکا اختیار ہے ۔
۷ باتین درج کردی گئی ہین ۔ جن پر کہ کانگریس کا کلی ارادہ ا

ہوگا ۔ اول سلطنت خدیویہ کی دائمی استقامت کی تائید جیسا کہ فرمان شاہی یعنی منجانب سلطنت ترکی صادر شدہ ہے دوم ان وعدون اور شرائط پر بہروسہ رکہنا جو کہ سلطنت برطانیہ نے بروقت قبضہ مصر کئے ہوئے ہین نیز ان شرطوں اور وعدون کے پورا کئے جانیکا مطالبہ کرنا ۔ سوم مصر مین پارلیمنٹ کے قایم کئے جانیکا مطالبہ کرنا جس سے ہر ایک امر کی اصلاح بموجب خیال مصریون کے ہوسکے چہارم ابتدائی تعلیم عام اور ضروری کئے جانے پر زور دینا ۔ پنجم تمام مصری مدارس مین عربی زبان کا مستقل طور پر رواج دینا گویا عربی زبان لازمی طور پر پڑہائی جاوے ۔ ششم مصری اصلاحون کے ضمن مین مصریون کو وظائف بکثرت دئے جانا کیونکہ ان کا حق ہے بمقابل مصریون کے دوسرے لوگون کو وظائف بہت کم دئے جائین ۔ تاکہ مصری لوگ تعلیم حاصل کرکے اپنے ملک کا انتظام خود کرنے کے قابل ہو جائین (دوسرے معنون مین سوراجیہ کا شوق) ہفتم اجنبی باشندون کے مقدمات عدالت مختلط کے جج فیصلہ کیا کرین جیسا کہ موجودہ حالت مین وہ لوگ تجاریہ اور مدنیہ حقوق کے لحاظ سے اپنے مقدمات علیحدہ حاکم کے پاس فیصل کراتے ہین رفتہ رفتہ اس موجودہ حالت کی اس قدر مخالفت کیجاوے کہ دیسی اور اجنبی ایک ہی عدالت مین مساوی طور پر انصاف پاوین ۔

— بیت المقدس کی جامع مسجد کی مرمت کا کام حسب حکم سلطانی شروع ہوا ہے۔

— روس مین مسجدون کے ساتہہ وقف کی اجازت نہین ۔ (چہنے کی محتاج)

— طہران مین دو دوکاندار سپاہیون کے ہاتہہ سے ہلاک ہوئے ۔ رعایا نے خون بہا چاہا حکومت نے باقاعدہ تحقیقات کا وعدہ کیا ۔ جوش فرو نہین ہوا۔

— ایران کے اخبارات کی عام رائے یہ ہے کہ قومی نامزدون کے انتخاب کا موجودہ طریقہ اصلاح طلب ہے ۔ سیاسی معاملات سے ناواقف ۔ اپنے مطلب کی باتین منظور کرانے مین نہ ہون تو خوف سٹرائک ۔

— انجمن حمایت الاسلام کو ۵ ایڈیٹرون نے نوٹس دیا کہ حساب کتاب دکہایا جائے ۔ انجمن کے بعض منتظمین نے حساب دکہانے سے انکار کیا ۔

— ندوۃ العلماء کے طلباء کی ایک خاص وردی بنائی گئی ہے لمبا کرتہ ۔ صدری ریشمی پاجامہ ۔ دلی کی جوتی ایسی ٹوپی جسپر عمامہ بندہا

خبرین

۲۴ جنوری کو سہپہر چار بجے کوئٹہ مین سخت زلزلہ آیا سٹیشن شرنگ مسمار مقام پانچ بھی محسوس ہوا۔ نقصان ہوا۔

اخبار جگانتر کے پرنٹر کو دو سال قید سخت ہزار روپیہ جرمانہ ہوا ۱۷ جو دھپور بیکانیر ریلوے کے کارخانے کے تمام کاریگرون نے اتفاق سے کام بند کر دیا ۱۳ جی۔ آئی پی ریلوے کے بہور گھاٹ ٹنل مین ایک ٹرین پٹڑی سے اُتری۔ دو خادمین ہلاک ہوئے۔

امریکن صوبہ پنسلوینیہ کے مقام بوئرٹون کے تھیٹر مین آگ لگی ڈیڑھ سو لاشین نکالی گئین ۵۰ اشخاص مجروح (ماتم)

رابرٹ چپلے کمپنی نے ۴۰ لاکھ کا دیوالہ نکالا۔

فیض مین مولائے حفیظ بطور سلطان مراکو اعلان کئے گئے۔ یہ اصلی سلطان عبد العزیز کے رقیب ہین۔

ایم ٹاکا ہیرا صاحب امریکن دربار واشنگٹن مین دولت جاپان کے سفیر مقرر ہوئے۔

مسٹر ایچ اے بی۔ رٹیگن صاحب نے اجلاس چیف کورٹ مین آکر جہان سے عرض کی کہ گورنمنٹ آف انڈیا چاہتی ہے کہ مقدمہ راولپنڈی کے ابتدائی فیصلہ مین وہ تمام فقرے محو کئے جاوین جو وہان کی پولیس کی شان وعزت کے خلاف پائے جاتے ہین۔

انہار نو آبادیہائے پنجاب کی کمیٹی نے لائلپور مین ایک حصہ کام تحقیقات کا ختم کر کے اب ضلع ملتان کا راستہ لیا اور ۱۸ جنوری کو پھر لائل پور بقیہ کارروائی ختم ہوگی۔

پنجابی لکھتا ہے کہ لائل پور کے زمیندار موجودہ طرز عمل پر خوش نہین ایک عام جلسہ کیا جاوے اور وہان زمینداران کے قائمقامون کو موقعہ دیا جائے۔ کہ اپنی شکائتین سب کے سامنے پیش کرین۔

لندن مین ہندوستان کے جدید قرضہ کے لئے پانچ گونہ زیادہ پیش کیا گیا۔

تجویز ہے کہ انٹرنس کا امتحان بھی مڈل سکول کیطرح موقوف کیا جائے۔

میونسپلٹی شملہ کا جدید انتظام ہوا۔ ہر سات ممبر نامزد شدہ کافی سمجھے گئے۔

کل ہندی ریلوے کی آمدنی ہفتہ مختتمہ ۱۲ دسمبر مین ۵ و لاکھ ۷۰ ہزار چھ سو اوسط فی میل ۳۱۳۔ شروع اپریل سے ۱۲ دسمبر تک مجموعی آمدنی ۳۴ کروڑ ۷ لاکھ ۱۱ ہزار نو سو تھی جو اگلے سال سے دو کروڑ زیادہ ہے۔

نیل کی کل پیداوار ۱۳ لاکھ ۸۰ ہزار ۹ سیر اندازہ کی جاتی ہے۔

پراونشل مسلم لیگ (لاہور) مین یہ تجویز پاس ہوئی۔ کہ جن محکمون مین مسلمانون پر سختی ہو اور ان کے حقوق پامال ہوتے ہون۔ ان محکمون کے افسرون کی خدمت مین ڈیپوٹیشن جا کر مسلمانون کے حقوق کیطرف متوجہ کرین۔

لفٹنٹ عمر حیات خان صاحب دربار کابل مین آئندہ برٹش کے سفیر ہون گے۔ دو سال تک تو نہین (۲ مجیب ا) نہین اگر حضور لارڈ منٹو اپنی بڑی دختر کی شادی کی تقریب پر چند ہفتون کیلئے ولائت جائین مگر یہ بھی کہتے ہین کہ کوئی وائسرائے یا کمانڈر انچیف رخصت پر نہین جا سکتا۔

ملک برما مین شوبیو کی چھاونی فضول سمجھی گئی تجویز ہو رہی ہے۔

سرگودہ کی وسط مین دکان بیت (لحم البقر) الحکم لاٹ صاحب بند ہوئی۔

نیویارک مین سنگر کی نئی عمارت ۴۱ منزلہ ۶۵۸ فٹ اونچی ہے۔

گورنمنٹ نیپال نے ہندوستان کے اندر غلہ کی درآمد بند کر دی۔

عباس بیگ ہیڈ کنسٹبل درجہ اول ستیا رام صاحب رخصتی کے قائمقام سب انسپکٹر ہو کر ضلع گجرات مین آئے۔

جو دکنی جوتا کانگریس کے پنڈال مین سریندر ناتھ جی پر پڑا اس کو اٹھا کر اپنے پاس رکھ لیا کہ مین اسے شیشے کے اندر لگا کر رکھون گا۔ یہ میری تیس سالہ خدمت کا صلہ ہے

بورڈرون کے لئے کمرون اور طالب علمون کے واسطے پروفیسرون کی کمی۔ علیگڈھ کالج کے منتظمین کی توجہ چاہتی ہے۔

پنجاب مین جس طرح مڈل کا امتحان موقوف کیا گیا ہے اس طرح تجویز ہے۔ کہ انٹرنس کے امتحان کی سند بھی ہیڈ ماسٹرون کی سفارش کے مطابق دی جائے۔ جو اپنے لڑکون کی قابلیت کو خوب سمجھتے ہین۔ اس سے اس گستاخی کی بھی اصلاح ہونی اغلب ہے۔ جو سکولون کے بعض طلباء اپنے معلمین سے کہتے ہین۔

برلن مین مفسدان وقت سوشلسٹ گرفتار کئے گئے پرشن کے بازاری فسادین تیس آدمی مجروح۔

اٹلی نے اپنے مقتولون کے نقصان کا معاوضہ چاہا۔ شاہ ابی سینیہ متاسف اور معاوضہ دلانے پر تیار ہین۔

متصل مظفر پور ایک مال گاڑی مسافر ٹرین سے ٹکرائی دیسی فائرمین مرگیا۔

تاوان تبت ملنے پر وادی چمبی تو خالی ہو گئی۔ مگر گیانٹزی مین دستہ فوج رکھنا لازم۔

شہزادہ فرمان فرما نے سلی جلاک سے اطلاع دی کہ بیس ہزار نفوس قبائل نے مجھے گھیر لیا۔ کمک روپیہ ذخائر مطلوب۔

ترکی کردون نے پرنس کا کیمپ گھیر لیا۔ ساڑھے ۴ لاکھ کا خزانہ عظیم تعداد روپون کی چھین لی۔

سر ڈنزل ایبٹسن لفٹنٹ گورنر پنجاب اسی مرض سوزش حلق ولب کے عود کرنے سے جو تمباکو نوشی کا نتیجہ بتلائی جاتی ہے مجبور ہو کر باقی چار سالہ ملازمت کو چھوڑ کر آخر کنارہ کش ہو گئے ۲۳ ماہ حال کو چلے جائین گے۔

کانگڑہ کی دیوی کے مندر کی مرمت پر چار لاکھ روپیہ صرف کا تخمینہ ہے۔ چونکہ پانی نزدیک نہین اس لئے سنوئی دریا سے جسکا سرچشمہ مندر کی سطح سے ۶۳۶ فیٹ اونچا ہے۔ دو انچ سوراخ دار نالی سے ۲۰۰۰ ٹن دن بھر مین پانی لانے کا خیال ہے ساڑھے ۳ میل کا فاصلہ ۱۵ ہزار خرچ۔

رسالہ ویسٹ اینڈ ایسٹ مین ذکر ہے کہ ایک اسلامی کانفرنس مکہ معظمہ مین منعقد ہوئی۔ جس نے قرار دیا کہ اسلام مر رہا ہے اور سخت توجہ کا محتاج ہے (اینٹک اسی لئے اسے زندہ کرنیوالا مسیح آیا مبارک وہ جو اُسے قبول کرتے ہین)

ڈاکٹر ڈینز نے ایسی لاگ تیار کی ہے جو چوہون کی ہلاکت کیواسطے نہائت کارآمد ہے۔

یہ لاگ جب ایک چوہے مین داخل کر دین تو سب چوہون مین مرض پھیل جاتا ہے اور وہ ان کو باہر ہوا مین آنے پر مجبور کر دیتی ہے (چوہون کی شامت)

عالمگیر بارش ہوئی۔ بلوچستان سرحدی صوبہ گجرات مغربی مشرقی بنجاب مشرقی راجپوتانہ وسط ہند صوبجات متحدہ۔ بنگال۔ بہار۔ پشاور۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ دہلی راولپنڈی انبالہ۔ خوشاب۔ لودیانہ۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ منٹگمری۔ سرسہ ملتان۔ سندہ۔ لکھنؤ۔ بھڑایچ۔ جھانسی۔ آگرہ سب شہرون سے بارش کی خبرین آئی ہین۔ دارالامان مین نمازین ۹ و ۱۰ و ۱۱ کو بہر ۱۴ جنوری اور ۱۵ کو ظہر و عصر کی نماز جمع ہوئی۔

مقدس شاعری

(ایام جلسہ میں ۲۵ دسمبر ۱۹۰۶ء کو یہ قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں منشی نعمت اللہ صاحب مضطرؔ نے قبل از نماز ظہر پڑھکر چھوٹی مسجد میں سنایا)

خدا کے کام ہوتے ہیں عیاں آہستہ آہستہ — دکھاتا ہے وہ قدرت کے نشان آہستہ آہستہ
درستی کر رہا ہے باغباں آہستہ آہستہ — چمن ہوجائیگا باغ جناں آہستہ آہستہ
تر و تازہ نظر آئیگا پھر اسلام کا گلشن — پھلے پھولے گا شل بوستاں آہستہ آہستہ
کھلینگے ہر روش گل سبزۂ نو لہلہائیگا — بہیگا باغ میں آب رواں آہستہ آہستہ
کسی جا بلبلان نغمہ خواں کے چہچہے ہونگے — کہیں گلگشت خوباں جہاں آہستہ آہستہ
بہار آئیگی عیش و کامرانی کے دن آئینگے — جئینگے ادمر نو نیم جاں آہستہ آہستہ
عمل ہونگے درست اور روح وحدت ہم میں آئیگی — خدا ہی ہمیشہ ہوگا مہرباں آہستہ آہستہ
یونہیں ابواب افضال الٰہی ہمیشہ وا ہونگے — یونہیں آئیگی ہم مردوں میں جاں آہستہ آہستہ
مسیحائے زماں تمنے اڑائیں خوب ہی آکر — خیال باطلہ کی دہجیاں آہستہ آہستہ
بچایا شرک و بدعت سے چھڑایا قید عصیاں سے — اتاریں رسم کی بیڑیاں آہستہ آہستہ
تو بیشک رحمۃ للعالمین ہے تیرے آنے سے — زمانہ میں ہوئی امن و اماں آہستہ آہستہ
ملا دہ نور ایماں پھر دوبارہ تیرے صدقہ میں — جو غفلت میں ہوا تھا رائگاں آہستہ آہستہ
تبھی وہ مظہر خوبی کہ تجھ سے سارے عالم میں — ہوئیں پیدا ہزاروں نیکیاں آہستہ آہستہ
ہوئے تیری شناسے ہمارے خانۂ تن میں — ہوئے ہیں زہد و تقویٰ مہماں آہستہ آہستہ
تیری تعلیم نے ہمکو چلن وحدت کا سکھلایا — مٹایا کفر و ظلمت کا نشاں آہستہ آہستہ
ہزاروں بلکہ لاکھوں تک تیری تائید میں کیا کیا — دکھائے حق تعالیٰ نے نشاں آہستہ آہستہ
عدو ہرگز ہمارے کامیابی پا نہیں سکتے — ہمیں ہونگے کامراں آہستہ آہستہ
تحمل صبر و استقلال کامل چاہیئے اپنا — فنا ہو جائینگے ایذا رساں آہستہ آہستہ
جو سب و شتم سے ہمکو ستمگر یاد کرتے ہیں — وہ غارت ہوگئے سب بدزباں آہستہ آہستہ
ہمارے دشمنوں کو ذلت و خواری ہوئی حاصل — کیا ہمکو خدا نے شادماں آہستہ آہستہ
ہمارے واسطے جو لعنتیں تجویز کرتے ہیں — ہوئیں وہ سب نصیب دشمناں آہستہ آہستہ
مزے رہ رہ کے آخر منکرو! تمکو چکھائیگی — تمہارے اُسی دن کی شوخیاں آہستہ آہستہ
خدا تفریق کرکے ایکدن سب کو دکھا دیگا — ہمارے اور تمہارے درمیاں آہستہ آہستہ
مسیح وقت کی برکت سے گو چھوٹا سا قصبہ تھا — بنے گا شہر اعظم قادیاں آہستہ آہستہ
جو فرمایا تھا خالق نے وہ پورا کرکے دکھلایا — چلے آتے ہیں پیر و نوجواں آہستہ آہستہ
بھائے نام مثنا احمدی ہرگز نہ پہل دیگا — خدا لیگا ہر اک کا امتحاں آہستہ آہستہ
نہ غفلت میں گذارو دن بس اب ہشیار ہوجاؤ — نہ ہو آخر کہیں عمر رواں آہستہ آہستہ
بحکم احمد مرسل ہمارے احمدی بھائی — کریں اعمال میں تبدیلیاں آہستہ آہستہ
خدا کے ہم جو ہو جائیں خدا یوں مہرباں ہوکر — بڑھا دیگا ہماری عزّ و شاں آہستہ آہستہ
امام وقت کے الطاف سے امید کامل ہے — ملینگے ہمکو بیحد خوبیاں آہستہ آہستہ
کبھی وہ ناتوانوں کو توانا کر دکھاتا ہے — توانائوں کو کرے ناتواں آہستہ آہستہ
خدایا بخت بیداری کے دن ہی ہمکو دکھلائے — بہت جھیلیں میں ہمنے سختیاں آہستہ آہستہ
نہیں گے کام بگڑے سب بلطف مہدی دوراں — تو اے مضطرؔ فدا کر اوپر جاں آہستہ آہستہ

بدر خواتین

سلسلہ خواتین اسلام مرتبہ ابو الفضل محمد منظور الٰہی احمدی

سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء

۲- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دختر نیک اختر تھیں اور ہجرۃ سے پانچسال پہلے پیدا ہوئی تھیں سنہ ۱۰ نبوی میں جبکہ آپ کی عمر سات سال اور آٹھ سال کے درمیان تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوا۔ مہر چار سو درم مقرر کیا گیا اور ۹ سال کی عمر میں آپ کے گھر میں آئیں۔ آپ اول درجہ کی عالمہ فاضلہ فقیہہ اور فصیحہ تھیں۔ چونکہ آپ ہمیشہ آنحضرت صلعم کے ساتھ رہیں۔ اس لئے بے شمار صحابہ اور تابعین نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے۔ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد اول درجہ کے فاضل صحابہ مشکلات علمیہ کو آپ سے آکر حل کروایا کرتے تھے تقریباً ۲۲۱۰ حدیثیں آپ سے مروی ہیں۔ سنہ ۵ھ میں غزوہ بنی مصطلق سے واپسی کیوقت منافقوں نے آنحضرت صلعم کی عداوت کیوجہ سے آپ پر بہتان لگایا تھا۔ جسکا وہ کچھ ثبوت نہ دے سکے اور سزایاب ہوئے۔ اس بہتان کا ذکر سورہ نور میں مذکور ہے۔ آپکی خصوصیات میں سے یہ ہیں۔

(۱) آپ رسول اللہ کو سب ازواج سے پیاری تھیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضور سے دریافت کیا گیا کہ سب سے زیادہ پیارا آپ کو کون ہے۔ فرمایا۔ عائشہ رض۔ عرض کیا گیا۔ مردوں میں سے۔ فرمایا۔ عائشہ کا باپ۔

(۲) سوا ان کے آنحضرت نے کسی باکرہ سے نکاح نہیں کیا۔

(۳) نبی حضرت عائشہ رض کے لحاف میں ہوتے تھے کہ نزول وحی الٰہی ہوجاتا۔ یہ بات کسی اور بیوی کو حاصل نہ تھی۔

(۴) جب خدا تعالیٰ نے آپ کو آیت تخییر نازل فرمائی۔ تو آنحضرت نے سب سے اول انہی سے دریافت کیا اور والدین سے مشورہ لینے کے لئے فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا میں اس بارہ میں بھی والدین سے مشورہ کرونگی۔ "نہیں میں تو اللہ اور رسول اور آخرت کو پسند کرتی ہوں" یہ جواب باقی ازواج کیلئے بھی سنت ہوگیا اور سبھوں نے یہی جوابدیا۔

(۵) اہل افک کے الزام سے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی الٰہی بریت کی۔

(۶) اکابر صحابہ مشکل دینی مسائل ان سے دریافت کرتے اور اس کا علم ان کے پاس ضرور ہوتا۔

(۷) آنحضرت صلعم کا انتقال اُن کے گھر میں اُن کی نوبت کے دن اُنکی گود میں ہوا اور اُنہیں کے گھر میں حضور مدفون ہوئے۔

(۸) لوگ آنحضور کا قرب حاصل کرنے کیلئے حضرت صدیقہ رض کی نوبت کے دن تحفہ تحائف دیا کرتے تھے تاکہ پسندیدہ تحفہ حضور کو محبوب ترین ازواج کے گھر میں ملے آپ کی کنیت ام عبد اللہ ہے آپ اول درجہ کی سخی تھیں۔ حدیث میں وارد ہے۔ کہ دو تہائی دین اپنا عائشہ سے حاصل کرو۔ آپ کو اشعار کا بھی شوق تھا۔ چنانچہ علاوہ اشعار عرب کے یاد ہونے کے آپنے آنحضرت صلعم کی مدح میں کئی شعر تصنیف کئے تھے۔

آنحضرت صلعم کے انتقال کیوقت آپ کی عمر ۱۸ سال کی تھی اور ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ میں ۶۷ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ اور حسب وصیت حضرت ابو ہریرہ رض نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور رات کے وقت جنۃ البقیع میں دفن کی گئیں۔

لڑکی کے پیدا ہونے پر خوشی

برادر عبد الغنی صاحب ساکن گنجاہ لڑکی پیدا ہونے پر اپنی بیوی کو لکھتے ہیں۔ وہ جب انکا خط مجھے ملا تو میں نے اس قدر خدا کی حمد و ثنا کی اور اس قدر خوش ہوا۔ کہ جیسے کوئی عمدہ چیز ملتی ہے۔ آپ بھی بعد غسل اس شکریہ میں نماز پڑھو اگر زیادہ خوش ہونا چاہیئے کیونکہ لڑکی آپکی ہمجنس ہے لڑکی لڑکے ہمارے رازق نہیں کہ ہم ان میں فرق کریں" یہ خط ان کی بیوی نے ہمکو بھیجا ہے۔

آپ قادیان کیوں آئے

جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مین مندرجہ ذیل سوال ناظرین بدر کی بیت آزمائی اور دیگر اصحاب جو جلسہ سالانہ پر تشریف لائے ان کی دلچسپی کی خاطر پیش کرتا ہون - اور امید کرتا ہون کہ وہ اپنے اپنے روشن خیالات سے بندہ کو سرفراز فرماوین گے -

لے احمدی قوم - تجھ پر خدا کی رحمت شامل حال رہے تجھ کو کس شخص کی تحریک نے قادیان مین بلایا اور کس صنم کے بدلے تو نے دور دراز کی تکلیفین اپنے سر پر برداشت کین - کس شخص نے روحانی طاقت تیرے بدن مین پھونک دی - تیرا امام پاک ابد تک تیرے ساتھ ہے اور تو اس کے سایہ کے نیچے پھلے پھولے تجھ کو کب تک مرتبے ملتے رہین گے -

غنیمت جان لے مل بیٹھنے کو - جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

بقلم خود عبد المجید طالب علم سٹونگ سنڈیمن بلوچستان

ایک مامور من اللہ کی شناخت کے معیار

وہ پہلا تا ہین اللہ دنیا سے نہین رخصت ہوتا جب تک کہ اپنا کام وہ نہ کر لے جس کے لئے خدا نے اس کو مبعوث کیا ہوتا ہے - وہ ضرورت حقہ کے وقت مبعوث ہوتا ہے - لوگون کے غلط خیالات اور اعتقادات کی کامل اصلاح کرتا - اور ایک پاک جماعت قایم کر کے دنیا سے رخصت ہوتا ہے - مفتری علی اللہ یعنے ایسا شخص جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے - یعنے یہ کہتا ہے - کہ مین خدا کی طرف سے ہون اور مجھے خدا کی طرف سے یہ یہ الہام ہوئے ہین یا ہوتے ہین حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہ ہو اور وہ الہام من جانب اللہ ہون بلکہ اس کے خود ساختہ ہون - تو ایسا شخص قرآن کریم کے رو سے جلد خاسر و خائب اور ذلیل و رسوا ہوتا ہے اور اسکا کارخانہ جلد درہم برہم ہو کر ملیا میٹ ہو جاتا ہے اور اس کا کذب دنیا پر روز روشن کی طرح کھل جاتا ہے - قرآن شریف مین اللہ تعالے فرماتا ہے - ومن اظلم ممن افترىٰ علی اللہ کذباً یعنے اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے - جو خدا پر افترا کرتا ہے اور ایک دوسری جگہ فرمایا - وقد خاب من افترىٰ - یعنے وہ بتحقیق تباہ اور ہلاک ہوا جو افترا کرتا ہے - پھر ایک اور آیت ہے جسمین اللہ تعالی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے - ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین - یعنے اگر تو ہم پر کوئی بات بنا دے اور کہے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے یعنے افترا کرے تو ہم تمہارا دہنا ہاتھ پکڑ لین اور تیری رگ جان کاٹ ڈالین - پس ان آیات سے ثابت ہوا - کہ اللہ تعالی کی غیرت ہرگز ہرگز گوارا نہین کر سکتی کہ کوئی اس پر افترا کرے

یعنے جھوٹی باتین بنا کر کہے - کہ یہ خدا کی طرف سے ہین اور پھر خدا اسے لمبی مہلت دے اور اس کو تباہ نہ کرے اور اسکو روز بروز ترقی دے اور اس کے سلسلہ کو دن بدن دنیا مین پھیلاوے - اب کوئی شخص جو مومن ہونیکا دعوی کرتا ہے قرآن کریم کی ان آیات سے کیونکر انکار کر سکتا ہے - یہ بات اظہر من الشمس ہے - مکذبین کے خیالات کو الگ رکھ کر بھی ہم دیکھتے ہین کہ یہ مضمون جو قرآن کریم کی آیات بالا سے واضح ہوتا ہے - عین حق اور بالکل ایک یقینی صداقت ہے - مثلاً ایک ملازم خواہ کیسا ادنی یا اعلی ہو - اگر وہ اپنے افسر بالادست پر جسکے ماتحت وہ کام کرتا ہے کوئی بات بنا دے یعنے لوگون سے کہے کہ میرے حاکم نے مجھے یہ حکم دیا ہے حالانکہ وہ حکم حاکم کی طرف سے نہ ہو - تو اگر حاکم کو اس کا علم ہو جاوے کہ میرے حکم نہین دیا - اور خواہ مخواہ اس کو ہماری طرف منسوب کرتا ہے تو اب بتلاؤ - حاکم اس جھوٹ بنانے والے کے ساتھ کیا سلوک کریگا - ضرور اس پر سخت ناراض ہوگا - اور اس کو عبرتناک سزا دیگا تا کہ اور کوئی ایسا کرنیکی جرأت نہ کرے - اب جبکہ دنیا کے حکام گوارا نہین کر سکتے کہ کوئی شخص ان پر افترا کر کے فساد پھیلا وے تو خدا جو علیم بذات الصدور ہے کب گوارا کر سکتا ہے کہ کوئی اسکی بادشاہت مین فساد کرنیوالا کیا انہ جاوے اور ذلیل و خوار نہ کیا جاوے اور اس کا کذب دنیا پر نہ کھلے نادان اور سنت اللہ سے بیخبر ہین وہ لوگ جو ایسا خیال کرین کہ مفتری علی اللہ بھی سرسبز ہو سکتا اور اس کا سلسلہ ترقی کر سکتا ہے اور وہ دنیا مین پھیل سکتا ہے محض قرآن کریم کی ناواقفی کی وجہ سے ایسے خیالات پیدا ہوتے ہین ورنہ اگر یہ بات ہو کہ جھوٹے کی بھی اللہ تعالی نصرت اور تائید کیا کرتا ہے - تو سچے اور جھوٹے مین مابہ الامتیاز کیا رہا پھر تو گڑ بڑ اور اندھیر خدائی ہو گیا کوئی مومن ایک لمحہ کے لئے بھی ایسا ہوتا گوارا نہین کر سکتا - ہم روزمرہ دنیا کے معاملات مین اس کا ثبوت مشاہدہ کرتے ہین کہ کوئی انسان خواہ ادنی ہو یا اعلی جاہل ہو یا عالم رند مشرب ہو یا صوفی مزاج ہو غرض کیسا ہی ہو ہرگز گوارا نہین کر سکتا - کہ کوئی اس پر جھوٹ بنا دے اور پھر وہ ایسے جھوٹ بنانیوالے سے خوش ہو - راہ راست سے بھٹکنے والو سوچو اور غور کرو -

ایک شخص جو یہان رہتا ہے اور اپنے آپکو علامہ دوران تصور کرتا ہے اور بڑے زور سے کہتا ہے - کہ کوئی احمدی میرے مقابل پر کھڑا نہین ہو سکتا - اس کے ساتھ اتفاقیہ میری گفتگو ہوئی - میرے ہمراہ ایک اور احمدی بھائی بھی تھا اثنائے گفتگو مین اس نے کہا کہ یہ کوئی صداقت کی دلیل نہین - ایک شخص کی طرف دن بدن لوگ کثرت سے رجوع کرین اور اس کا سلسلہ ترقی کرے اور عالمگیر ہوتا جاوے کیونکہ عیسائیون نے بھی ترقی کی ہے آریون اور بدھ مذہب والون کی بھی بڑی بڑی تعداد ہے اور سو کے شاہ یعنی (تمسخر سے) اکی بھی

آگے بڑی بھاری جماعت ہے اور ہزار دن آدمی انکے پاس جاتے اور ان کے پیرو مین تو پھر یہ کیا سب حق پر ہین ایسا شخص کو جو سنت اللہ سے محض ناواقف ہے یہ معلوم نہین کہ قرآن کریم سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ مفتری علی اللہ یعنے خدا پر جھوٹ تھوپنے والا جلد تباہ اور ہلاک ہوتا ہے اور خدا سے اتنی مہلت نہین پاتا کہ اپنے جھوٹے دعاوی سے دنیا کو گمراہ کر سکے - اب سو کے شاہ کا کوئی دعوے ہے کہ مین خدا کی طرف سے ہون اور فلان فلان اصلاح کے لئے دنیا مین آیا ہون تو ایسے شخص کی مثال دینا بالکل جہالت اور حماقت ہے ہمکو نظیر ایسے شخص کی چاہیئے جس نے دعوی ماموریت کا کیا ہو اور اپنے خود تراشیدہ الہام شائع کئے ہون اور پھر وہ پھلا پھولا ہو اسکی تعلیم اور سلسلہ دنیا مین پھیل گیا اور لمبی مہلت پا کر دنیا مین اپنا کام پورا کر کے جہان سے رخصت ہوا ہو - (باقی آئندہ انشاء اللہ العزیز)

خاکسار ہدایت اللہ گوجرات

ایک عمدہ مثال

منشی عبد الرشید صاحب تاجر میرٹھ نے حسب ذیل کتب مفت بک ڈپو یعنے صدر انجمن احمدیہ کے کتب خانہ مین عنایت فرمائی ہین جزاہ اللہ احسن الجزاء - ہم تہ دل سے ان کا شکریہ انجمن اور تمام احمدی جماعت کی طرف سے کرتے ہین اور امید کرتے ہین - کہ دیگر صاحبان جن کو خدا نے ایسا موقع دیا ہے - اسی طرح پر انجمن کی مدد کرنے سے دریغ نہ فرماوین گے - فہرست کتب مع تعداد معہو بہ حسب ذیل ہے

ضرورت امام ۴۴۷ - مجموعہ خطبات و مکتوبات محمدیہ ۳۴۲

برکات الدعا ۳۴۳

مینجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

پوادر منظور بھیا

منشی حسن سنا صاحب محمڈن مشنری بمبئی سے اطلاع دیتے ہین کہ انہون نے وہان کے پادریان کو چیلنج دیا تھا کہ تم جو تئیس دن اعتراض کرتے ہو - کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے - اس کے متعلق مباحثہ کر لو یا ایسا ثالث اعتراض چھوڑ دو مگر مکان ثالث کا ہو - جواب مین پادری صاحبان نے بھی اس کے سوائے کچھ نہ کہا کہ ہمارے مکان پر آ کر تحقیق کر لو اور بس - ہر دو خطوط کی نقل منشی صاحب نے ہمارے پاس بھیجی ہے -

حکیم قاضی آل محمد صاحب جو امروہہ مین مخالفون سے کے اہون سے ذکر اتھا کہ آجکل یہان آئے ہوئے ہین احباب سے درخواست دعا کرتے ہین اور نیز خواہش رکھتے ہین کہ اگر انکو دوست باہر طبابت کے واسطے بلائین تو وہ اس خدمت کی ادائیگی کیواسطے طیار ہین کیونکہ بالکل فارغ ہین اور نیز صاحب ضرورت -

:: سو کے شاہ ایک فرقہ ضلع گجرات مین ہے جو پیرے درجے کے بیدین ہین - نماز روزہ وغیرہ احکام سے ان کو کوئی غرض نہین عورتون کی طرح لباس پہنتے زیور پہنتے اور گاتے بجاتے اور ہر طرح کے فسق و فجور مین مبتلا ہین ::

(بدر پریس قادیان مین باہتمام میان معراج دین عمر کے چھاپا گیا -)